تمہارے جیسا نہ کوئی
ہادیہ سحر
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

تمہارے جیسا نہ کوئی

از

ہادیہ سحر

www.novelsclubb.com

This novel is for my teacher and friend

Naveed Iqbal.

اگر میں یہ تحریر مکمل کر پائی ہوں تو ان کا اس میں بڑا ہاتھ ہے تھینک یو سر نوید اللہ

آپکی پریشانیاں دور کرے اور آپ کے لیۓ زندگی کے ہر میدان میں آسانیاں پیدا

کرے آمین۔

ماضی چھ سال پہلے،:

یار فہام آج کالج کا فرسٹ ڈے ہے نا جلدی اٹھ اس کے کزن اور گہرے دوست

عمر خان نے اسے جگایا۔

سونے دوووووو اس نے کروٹ بدلی۔

پانچ منٹ بعد بارش کی بوندیں پڑنے سے وہ ہڑبڑا کر اٹھا مگر جسے وہ بارش سمجھ رہا تھا وہ عمر خان کے ہاتھوں میں موجود پانی کے جگ کی کارستانی تھی رک تیری تو وہ اس کی جانب بھاگا مگر وہ جھکائی دے کر نکل گیا۔

فہام نے اٹھ کر ہاتھ منہ دھویا ناشتہ کر کے کالج کے لی ئے تیار ہوا اور باہر عمر خان بائی یک لی ئے اس کا منتظر تھا۔وہ پڑوسی تھے اور دور کے کزن بھی مگر ان دونوں گھرانوں میں دوستی بہت تھی اگر انکو لنگوٹیے دوست کہا جائے تو غلط نہ ہو گا۔

آج چونکہ پہلا دن تھا تو تعارف میں ہی گزر گیا ان دونوں کو کالج پسند آیا تھا۔

دوسرے دن سین ئی رز نے ان کو بتایا کل جوار دو والی ٹیچر کا تعارف ہوا تھا پتہ ہے بہت سخت ہیں مسکراتی بھی نہیں فلاں فلاں۔انکو جون ئے کالج کا خمار تھا میم دیا علی کے پیریڈ میں اتر گیا۔وہ ان کی توقعات سے بڑھ کر سخت ثابت ہوئی یں انہوں نے فی الفور ان کو الگ کر دیا کوئی دوست ساتھ نہیں بیٹھ سکتا یہ کو ایجوکیشن کالج تھا لیکن ان کے پیریڈ میں وہ یوں سہمے تھے گویا پلے گروپ کے بچوں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کا پہلا دن ہو۔:

فہام پیچھے مڑ کر عمر کی بات سن رہا تھا اور میم دیا کی نظر پڑ گ ئی اور انہوں نے ان دونوں کو کھڑا کر دیا اس نے کچھ کہنا چاہا مگر میم نے کتاب اٹھا کر پڑھانا شروع کر دیا۔ افففففففففف اوپر سے لڑکیوں کی ہنسی۔ خیر ان کو تو میم نے ڈانٹ کر چپ کروا دیا یہ ان کا پہلا امپریشن تھا جع میم پر کافی خراب پڑا فہام تو خاصا پریشان ہوا لیکن عمر نے ذرا پرواہ نہ کی اور کلاس میں میم سے جان بوجھ کر اتنے سوالات کرتا کہ وہ زچ ہو جاتی۔ ایک دن میم سے عمر خان نے پوچھا میم جب گھوڑا ہنہناتا ہے تو وہ کیا کہتا ہے؟

www.novelsclubb.com

ان کے پیریڈ کے آخری دس منٹ سوال جواب کے ل ئی ے مخصوص تھے۔

اس سوال پر ان کو غصہ آگیا کیا یہ سوال ہمارے موضوع سے مطابقت رکھتا ہے

انہوں نے کافی غصے سے پوچھا۔

نو میم بٹ انفار میشن میں اضافہ ہوتا ہے اسے میم کا تپا تپا چہرہ دیکھ کر ہنسی آ گ ئی۔ یہ سوالات تم اپنے اسلامیات کے سر سے پوچھا کرو میم نے کہا۔

کیوں میم آپکو نہیں پتہ؟ پیچھے سے آواز آئی؟

نہیں پتہ اور غصے سے اپنا بیگ اٹھا کر باہر چلی گ ئی یں۔

پیچھے پوری کلاس کی ہنسی کو آواز تھی فہام نے پیچھے مڑ کر اس کو ڈانٹا اتنے میں کلاس کی مانیٹر نے ان کو غصے سے دیکھا اور

اور میم کو منانے ان کے پیچھے چل دی چمچی وہ پھر سے ہنسے۔:

چند لمحوں بعد وہ منہ لٹکائے واپس آئی۔اس دن اس نے عمر خان سے بے حد ناراضگی کا اظہار کیا جس پر اس نے فہام کو بزدل کا لقب دیا۔

اگلے دن میم دیا کلاس میں نہیں آئی اور فہما میں ضبط کا یارا نہ نہ تھا وہ گیا سٹاف روم میں اور میم دیا علی کچھ پیپرز سیٹ کر رہی تھی مے آئی کم ان کی آواز پر انہوں نے سر اٹھایا اور سر ہلا دیا۔

میم آپکا پیریڈ ہے کلاس میں آئیں اس نے نظر جھکا کر ادب سے کہا۔

گو ٹو یور کلاس دیا علی نے کہا۔

میم پلیز

نو

میم پلیز اب ایسا نہیں ہو گا نہ پلیز وہ رو دینے کو تھا ان کو حیرت ہوئی۔

اوکے میں آتی ہوں جاؤ۔

تھینکس وہ مسکرا کر چلا گیا۔اس کی بچپن کی عادت تھی کہ اگر اس سے کوئی راضی نہ ہو پاتا تو وہ رو پڑتا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میم کلاس میں آ گئی اور عمر کو مخاطب کیا آپ نے جو کل سوال پوچھا تھا اس کا

جواب ہے پاک ہے میری حفاظت فرمانے والا جب جنگجو لڑتے ہیں اور مردان کار

لڑائی میں مصروف ہوتے ہیں۔

تھینکس مجھے پتہ ہے میم عمر خان نے مسکرا کر کہا فہام نے اسے دل ہی دل میں دو

چار القابات سے نوازا۔

میم نے اسے نظر انداز کر دیا۔یوں ہی دن گزرتے جا رہے تھے عمر کے ٹیسٹ کافی

اچھے

ہو رہے تھے اس کے بر عکس فہام کے برے ہو رہے تھے وہ جتنی بھی تیاری کرتا:

مگر پیچھے رہ جاتا میم نے اسے دو تین مرتبہ ڈانٹا بھی مارا بھی مگر اسے سمجھ ہی نہ آتی

کہ مسلہ کیا ہے باقی مضامین میں وہ اچھا تھا اسی لیے وہ خاصا پریشان تھا۔

ایک دن ٹیسٹ تھا میم نے کلاس میں ہی چیک کر کہ دئیے اس دن ٹیسٹ کافی

گندے ہوئے تھے انہوں نے کافی غصے میں سٹک منگوائی ور مارنا شروع کر دیا ہر بچے

کے پاس کوئی نہ کوئی وجہ تھی مگر انہوں نے کسی کی بات پر دھیان ہی نہ دیا جب فہام کی باری آئی تو وہ بولا میم۔۔۔۔

نو ایکسکیوز انہوں نے غصے سے کہا۔

نہیں میم وہ میرا ٹیسٹ۔۔۔۔۔۔۔

چپ۔

میم میرا ٹیسٹ۔۔۔۔

شٹ اپ فہام ہاتھ آگے کرو میم نے کہا اور اس نے چپ چاپ ہاتھ بڑھایا باقی بچوں کو چار چار پڑی مگر اس کی بحث اور نالائقی کی وجہ سے اس کو چھ پڑی اس کے ہاتھ سرخ پڑ گئے اس نے بمشکل آنسو ضبط کئے۔

مارنے کے بعد میم نے سب سے ٹیسٹ گندا ہونے کی وجہ پوچھی ان کی غلطیوں کی نشاندہی کی جب فہام کے پاس آئی اس نے اپنا ٹیسٹ آگے کیا۔

میں نے ٹیسٹ نہیں مانگا آپ سے۔انہوں نے ایک نظر اس کے ٹیسٹ پر ڈال کر کہا۔

نو میم میرے مارکس۔۔۔۔

اوہ نو انہوں نے اس کے ٹیسٹ کو دوبارہ

دیکھتے ہوئے بے ساختہ کہا۔

نکمے جب تمہارے نمبر پورے تھے تو تم نے مار کیوں کھائی میم نے افسوس سے کہا۔

میم میں آپ کو بتا رہا تھا مگر آپ نے میری بات ہی نہیں سنی فہام نے وضاحت کی۔

www.novelsclubb.com

ہاتھ دکھاؤ انہوں نے کہا۔

اس نے سامنے کر دیا۔

آئی ایم ری ئی لی ویری سوری فہام مجھے لگا آپ کے نمبر کم ہوں گے۔

کوئی بات نہیں میم اس نے ان کو شرمندگی سے نکالا کہتے ہیں کہ جہاں استاد مارے وہاں آگ حرام ہو جاتی ہے۔

میم آپکو پہلے نمبر دیکھنے چاہیے تھے عمر غصے سے بولا۔

ہاں یہ میری غلطی۔۔۔۔۔ میم نے کہنا چاہا۔

عمر چپ کرو فہام ناراضگی سے بولا اتنے میں میم مومنہ کلاس میں داخل ہوئیں اور دیا علی چلی گئیں۔

****

یار سدھر جاؤ روز غائب ہو جاتے ہو آخر تم جاب کیا کرتے ہو ایش نے ناراضگی سے فہام کو کہا۔

سوری یار وقت آنے پر بتاؤں گا او کے آج میں بالکل فارغ ہوں اس نے مسکراتے ہوئے کہا او کے پھر ہم مووی دیکھنے چلیں گے ایش نے ایک دم کہا۔

یار موویز۔۔۔۔

پلیز حمزہ اس پر بحث نہیں ایش اس کی بات کاٹ کر تیزی سے بولی۔

اوکے اس نے سر تسلیم خم کیا۔

پتہ ہے کیا ہم شادی کے بعد ہر ہفتے کوئی مووی دیکھیں گے ایش نے پلان بنایا۔

اتنی دور کا مت

سوچو وہ سنجیدہ ہوا خدا جانے ہمارے نصیب میں کیا ہے۔:

حمزہ ڈرا رہے ہو یار ایش نے خفگی سے سر جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

حمزہ نے اسے اپنی جاب کے سوا ہر بات بتائی تھی کہ وہ گاؤں کا باسی ہے مگر ایش کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔

****

ماضی۔

اس کے بعد میم دیا علی کا رویہ اس کے ساتھ بہت بہتر ہو گیا تھا لیکن عمر کو وہ ناپسند تھی۔

ایک دن فہام نے گھڑی پہنی تھی وہ بار بار ٹائم دیکھ رہا تھا ایک دو بار انہوں نے منع کیا تیسری بار گھڑی اتروالی اور دو تین دن دینا بھول گئی کئی دن بعد انہوں نے گھڑی لا کر اسکو دی۔

میم یہ میری گھڑی نہیں اس نے ان کو واپس کی۔

ڈائل دیکھو یہ گھڑی آپ کی ہی ہے بس چین بدلی کی ہے اس دن میرے چھوٹے بھتیجے نے پرس سے نکالی اور دانتوں سے خراب کر دی اس لئے میں نے بدلوا دی وہ شرمندہ شرمندہ سی بولیں۔

کوئی بات نہیں میم اٹس اوکے یہ اس کی نسبت خوبصورت لگ رہی ہے۔ فہام نے کہا اور بات آئی گئی ہو گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عمر پتہ ہے میم دیا اور فہام کا چکر چل رہا ہے ایک لڑکے نے عمر سے کہا۔

بکواس بند کرو وہ محض استاد شاگرد ہیں۔ عمر خان کو بے حد برا لگا اس نے تلخی سے کہا۔

اوہ نہیں میں نے کل خود ان دونوں کو شاپنگ کرتے دیکھا

اس نے زور دے کر کہا۔:

مگر کل تو میں اور فہام گ ئے تھے۔ عمر بولا۔

میں نے خود ان کو دیکھا تھا یار تم پوچھ لینا فہام تو دوست ہے تمہارا بتا دے گا تمہیں سب کچھ۔

www.novelsclubb.com

اچھا وہ الجھتا ہوا فہام کی جانب آیا وہ اس وقت لائبریری میں تھا۔

فہام بات سنو۔ عمر نے اسے مخاطب کیا۔

جی۔ اس نے کتاب بند کر کہ پوچھا۔

کل ہم شاپنگ کرنے گئے تھے نا۔ عمر خان بولا

ہاں کیوں اس نے حیرت سے پوچھا۔

اچھا وہ شعیب بکواس کر رہا تھا کہ کل تم اور میم دیا شاپنگ کر رہے تھے اس سے تو میں۔۔۔۔۔ عمر غصے سے اٹھنے لگا کہ فہام نے اسکا ہاتھ پکڑا۔

کل مال میں میم ملی تھی اور میں نے ان کی گاڑی تک ان کا سامان پہنچایا تھا بس۔ فہام نے بتایا۔

میں کہاں تھا؟ عمر نے پوچھا۔

تم پے منٹ کر رہے تھے۔ فہام بولا۔ شعیب کو ایسی بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔

اس کو تو میں ٹھیک کروں گا عمر غصے سے بولا۔

نہیں تم نظر انداز کرو وہ ہے ہی گھٹیا۔ فہام نے بات رفع دفع کی۔

****

حمزہ مجھے تمہاری فیملی سے ملنا ہے ایش نے کہا۔

یار میں نے ابھی اپنے پیرینٹس کو نہیں بتایا ان کو بتاؤں گا پھر تمہیں لے کر جاؤں گا

حمزہ سر کھجا کر بولا۔

کب بتاؤ گے وہ بے تابی سے بولی۔

ہمممممم

اس دفعہ۔

اچھا کب گھر جاؤ گے اس نے دریافت کیا۔

www.novelsclubb.com

دو دن تک۔ حمزہ نے جواب دیا۔

اچھا میری مام سے تو مل لو اس نے اصرار کیا۔

نہیں پہلے تم میرے والدین سے مل لو پھر۔ حمزہ تیزی سے بولا۔

اگر میں تمہارے پیرنٹس کو پسند نہ آئی تو۔۔۔ایش نے شرارت سے پوچھا۔

تو کوئی بات نہیں میں کسی اور کا انتظام کر لوں گا وہ اس کی شرارت سمجھ کر بولا۔

میں جان لے لوں گی ایش نے غصے سے کہا۔

نہیں یار تمہیں بھی کوئی اچھا لڑکا مل جائے گا اپنی جان مت لینا حمزہ اسے مکمل طور پر زچ کرنے پہ تلا تھا۔

سدھر جاؤ وہ دانت کچکچا کر بولی۔

اوکے اوکے سوری اچھا گھر سے فون آرہا ہے میں بعد میں کال کرتا ہوں اس نے جلدی سے فون کاٹا۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللهِ وَبَرَکاتُہُ

حمزہ بولا۔

وَعَلَیکُم السَّلام وَرَحمَۃُ اللهِ وَبَرَکاتُہُ

گھر کب آنا ھے؟

www.novelsclubb.com

دوسری جانب شرجیل تھا۔

کیوں خیریت؟

وہ حیران ہوا کیوں کہ پہلے کبھی اس نے بات نہیں کی تھی گھر میں سب ٹھیک ہیں وہ گھبرایا۔

جی فوجی وہ ہنسا اماں پوچھ رہی تھیں۔

اچھا میں دو دن تک آؤں گا حمزہ نے بتایا۔اماں سے بات کرواؤ۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ

حمزہ پتر کی حال ہیں اماں نے پوچھا۔

الحمدُلِلہ اماں میں بالکل ٹھیک ہوں اللہ آپکو صحت دے آپ ٹھیک ہیں نا اس نے فکرمندی سے پوچھا۔ وَعَلَیکُم السّلَام وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ:

مولا داکرم اے کب گھر آنا ہے انہوں نے بھی شرجیل کا سوال دہرایا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اماں جمعرات کو ان شاءاللہ۔وہ مسکرادیا۔

اچھا چل پتر خیال رکھنا اپنا ٹائم پہ روٹی شوٹی کھانا باہر کی چیزیں کم کھانا۔اماں نے نصیحت کی۔

جی اماں اس نے سعادت مندی سے کہا اور اماں نے اللہ حافظ کہہ کر فون رکھ دیا۔

جمعرات کو وہ گھر گیا تو چہل پہل کا احساس ہوا اماں آج کوئی آرہا ہے کیا اس نے پوچھا۔

نہیں جا چاچے کو دیکھ کے کب آئے گا چھیتی اس کو نال لے کے آ۔اماں نے حکم نامہ جاری کیا۔

وہ چاچا کو لے کے آیا اور انہوں نے بڑے بھائی سے کہا آپ ہی اس سے بات کریں۔

www.novelsclubb.com

وے حمزہ جب تم پیدا ہوئے تھے تو تیری بہشتی ماں نے کہا تھا کہ تیرے چاچے کی کوئی بیٹی ہوئی تو اس سے شادی کرے گا کنیز کی پیدائش پر یہ بات پکی ہو گئی تھی ویسے تے مینوں پتہ ہے تینوں کوئی اعتراض نہیں پر پر جائی ی نے کہا میرے منڈے کولوں پچھ لینا کوئی ی زیادتی نہ کرنا۔

وہ ساکت ہو گیا اس کی خاموشی کو وہ اقرار سمجھے اور ایک دوجے سے گلے ملنے لگے وہ اٹھ کر اندر آ گیا۔

کچھ دیر بعد اس نے کنیز کو بلایا وہ شرماتی ہوئی اندر آئی کنیز مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے حمزہ بے حد سنجیدہ ہوا۔

جی وہ جھکی نظروں سے بولی۔

یہاں آؤ اس نے اسے قریب بلایا۔

www.novelsclubb.com

وہ بیٹھی تو اس نے منت زدہ انداز میں اس کا ہاتھ تھاما اور سب کچھ بتا دیا اس نے ڈھیلے سے انداز میں کنیز کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

اس کے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی ہوئی تو محسوس ہوا

یہی وہ مقام ہے جہاں رستہ بدلنا ہے۔

ٹھیک ہے میں سب کو منع کر دوں گی اس نے کہا اور چلی گ ئی اگلے دن وہ بھی واپس آگیا۔

****

اگلے دن شعیب نے فہام سے کہا میم دیا تم سے بہت پیار کرتی ہیں نا۔

وہ تو سب اساتذہ ہی کرتے ہیں اس نے کہا۔

ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو وہ شیطانی انداز میں مسکرایا اور پوچھا تم؟

ظاہر ہے میں بھی میم دیا سے بہت پیار کرتا ہوں وہ ہیں ہی اتنی اچھی۔ فہام کے لہجے میں عقیدت تھی۔

اچھاااااااااااوہ بولا۔

کیا چل رہا ہے بوائز ایک سر ان کی طرف آئے۔

سر فہام کہہ رہا ہے یہ اور میم دیا ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اس نے غلط انداز میں بات کی۔

کیا بکواس ہے یہ؟ وہ غصے سے بولے۔

سر وہ میرا یہ مطلب۔۔۔۔۔ فہام اب اسکی بات سمجھا۔

تم نے یہ کہا ہے یا نہیں انہوں نے غصے سے پوچھا۔

سر وہ۔۔۔۔۔ فہام ہکلا گیا۔

ہاں یا نہ کہا ہے یہ آپ نے؟

جی سر اس نے سر جھکایا۔

ایک زوردار تھپڑ اس کے چودہ طبق روشن کر گیا۔

آج فہام نہیں آیا میم دیا نے پوچھا۔

شعیب اور ظہیر نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا میم وہ پرنسپل کے روم میں ہے

شعیب نے کہا۔

کیوں ؟ میم دیا اور عمر خان ایک ساتھ بولے۔

اس نے ساری بات بتائی شٹ اپ شعیب میرا دوست ایسا نہیں عمر خان نے اس پر

حملہ کیا لڑکوں نے ان کو الگ کیا۔

میں نہیں مانتی فہام ایسا بچہ نہیں ہے تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی میم نے کہا۔

اچھا تو میم پھر مجھے کیسے پتہ کہ آپ دونوں شاپنگ پر گئے تھے وہ کمینگی سے بولا۔

ہم دونوں مگر کب ؟ وہ حیرت سے بولی۔

میم یہ تب کا کہہ رہا ہے جب اس نے آپکو اتفاقاً دیکھ کر گاڑی میں سامان رکھوا دیا تھا اور اس نے دیکھ لیا تھا عمر خان نے نفرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

اچھا مگر فہام نے تو بتایا تھا کہ آپ اور وہ شاپنگ پر۔۔۔۔۔۔

میم دیا آپکو سر بلا رہے ہیں کام والی نے آکر پیغام دیا

اور عمر بھی کلاس سے باہر نکل گیا۔

میم دیا کیا یہ سچ ہے؟

نو سر آپ مجھے جانتے ہوئے بھی ایسا سوال کر رہے ہیں انہوں نے صدمے سے پوچھا۔

مگر یہ بچہ اس چیز کا اعتراف کر رہا ہے۔

سر میں نے یہ کہا کہ میم سے پیار کرتا ہوں جیسے کہ سب اساتذہ سے کرتا ہوں فہام روتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

او کے آپ کلاس میں جائیں پرنسپل نے اسے کلاس میں بھیجا۔

میم دیا بی ک ئی یر فل مجھے آپ پر یقین ہے مگر آپ اس سے بھی باقیوں جیسا سلوک کریں اب آپ جا سکتی ہیں۔

ان کو غصہ تو بہت آیا مگر انہوں نے ضبط کیا اور یہ سوچ کر کلاس میں چلی گ ئی کہ وہ نہ گ ئی تو سب شعیب کو درست سمجھیں گے اب انہیں اصل بات کا پتہ لگانا تھا۔

اگلے کہیں روز ایسے گزرے کہ وہ جہاں سے گزرتی سب فہام کا ذکر کرنے لگتے تنگ آ کر انہوں نے کالج چھوڑ دیا۔

****

حال فہام کیا ہم کہیں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں میم دیا نے پوچھا۔

جی کیوں نہیں وہ دونوں ایک ریسٹورنٹ میں آ بیٹھے اور داستان ادھر سے ہی شروع ہوئی اور انکو پتہ چلا کہ ان تینوں نے ایک ہی دن کالج چھوڑا تھا۔

اصل میں ہوا کچھ یوں تھا کہ شعیب اور ظہیر کسی لڑکی کو تنگ کر رہے تھے کہ عمر خان نے ان کو سمجھایا جس پر وہ بولا تیرا یہ دوست تو نیچ والا لگتا ہے یہ تو کسی کو چھیڑ نہیں سکتا تو اس لئے ہم پر غصہ ہو رہا ہے اس بات پر ہماری ہاتھا پائی ہو گئی وہ دل میں بغض پالتے رہے اور یہ گھٹیا حرکت کی۔ فہام نے تفصیلاً بتایا۔

مگر آپکو یہ سب کیسے پتہ ؟ میم نے پوچھا۔

اسی دن انہوں نے بتایا ہماری بات پر یقین کسی نے کرنا نہیں تھا تب ہم خاموش رہے۔

اچھا۔۔۔۔۔ کیا کرتے ہو آئی مین جاب ؟ میم نے پوچھا۔

ریڈیو پر پروگرام کرتا ہوں ساتھ آفس میں۔

اور عمر۔۔۔۔۔

وہ پاک آرمی میں تھا فہام نے نظر جھکا کر کہا۔

تھا اب کس میں ہے۔انہوں نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

عمر کا آخری جملہ تھا۔

پرچم لپیٹ دیجیئے گا میرے کفن کے ساتھ

زندہ رہوں میں حشر تک اپنے وطن کے ساتھ

اوہ آئی م سوری فہام وہ بولی۔

www.novelsclubb.com

نو میم وہ شہید ہوا ہے ہمارا سر فخر سے بلند ہوا ہے۔

****

اماں میں حمزہ سے شادی نہیں کروں گی کنیز نے کہا اور اماں کا ہاتھ اٹھا اور اس کے گال پر نشان چھوڑ گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آنے دواپنے باپ کو میں کرتی ہوں اس سے بات کیوں کہہ رہی ہے میں اودے نال نئی ں ویاہ کرانا تے کتھے کرانا ای اس ریڈیو والے نال اماں غضبناک انداز میں گویا ہوئی یں۔

اماں پلیز میری بات تو سنیں۔وہ گڑ گڑائی۔

منہ بند کر کنیز تیرے توں چنگا میرا منڈا اے اک لفظ ہور نئی ں کیا من گیا آرام نال اماں فخر سے بولی۔

اسی کا تو سارا رولا ہے وہ بڑبڑائی۔

اماں

وہ حمزہ نے مجھے کہا ہے انکار کر وہ وہ سیدھی سادی دیہاتی دوشیزہ تھی جھوٹ بولنے کی عادی نہیں تھے سوچ بتادیا۔

نہیں حمزہ پہ الزام نہ لگاؤ میرا پتر تیرے ورگا نئی ں۔

اف وہ اکتا کر باہر اپنے کمرے میں چلی گ ئی۔

وہ چھوٹی سی تھی تب سے اسے حمزہ پسند تھا اس نے ایک دفعہ خواہش کی تھی کہ حمزہ فوج میں جائے اور پھر وہ اس سے شادی کرے اور تب اس نے حمزہ سے کہا تھا اور وہ کہنے لگا ففففففففف شادی اور تم سے۔۔۔۔میں تو ہرگز نہیں کرونگا۔یہ ان کے بچپن کی بات تھی ایسی ک ئی یادوں کے دریچے کھلے اور وہ ان میں کھو گ ئی۔

****

چلیں ہماری باتیں تو ہو گ ئی ں اب آپ بتائیں آپ اتنی کمزور کیسے ہو گ ئی ہیں اور شادی ہونے والی تھی نا آپکی فہام نے پوچھا۔

کمزور تو نہیں ہوئی البتہ شادی ٹوٹ گ ئی انہوں نے نظریں جھکائے جواب دیا۔

اچھا کیسے اسے افسوس ہوا۔

لمبی کہانی ہے چھوڑو میں چلتی ہوں دیر ہو گ ئی ہے کافی انہوں نے کہا۔

آپ مجھے نمبر دیں گی اپنا اس نے جھجھکتے ہوئے کہا۔

ہمممم دیا نے نمبر بولا اور وہ اپنے اپنے راستے ہو لی ئے۔

****

ایش مجھے تمہیں اپنے گھر والوں سے ملوانے جانے ہے منڈے کو۔۔۔۔

آج تھرسڈے ہے ریڈی رہنا حمزہ نے ایش کو بتایا۔

ہاں ٹھیک ہے تم مجھے ڈریسنگ وغیرہ کا بتا دو اس نے کہا اور حمزہ اسے سب بتانے لگا۔

****

www.novelsclubb.com

آج جمعہ ہے۔۔۔۔

کیا آپ مجھ سے ملنے آسکتی ہیں ایش؟ فہام نے پوچھا۔

سوری میں وہ کوئی روکھا سا جواب دینے والی تھی کہ وہ ایکدم بولا آج میری سالگرہ ہے پلیز۔۔۔۔

اوکے وہ بادل نخواستہ بولی۔

اس نے جھٹ اسے جگہ بتائی اور خوشی سے تیار ہونے لگا۔

وہ مطلوبہ جگہ پہنچی سامنے ہی حمزہ نظر آیا جو اسے دیکھ کر تیزی سے اس کی جانب

بڑھا وہ اس کے آنے پر مسکرا دی۔

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو ایش نے اسے گلدستہ دیا۔

تھینک یو ایش۔وہ کھل کر مسکرا دیا۔

میں جلدی میں کچھ اور نہیں لا سکی۔اس نے معذرت خواہانہ انداز اپنایا۔

اٹس اوکے اس سے بہترین تحفہ کوئی اور ہو بھی نہیں سکتا تھا۔وہ بہت خوش تھا اور

😂 خوشی اس کے ہر ہر انداز سے جھلک رہی تھی۔

انہوں نے ساتھ جو وقت گزارا وہ فہام کے لئے بہت قیمتی تھا۔

میں چلتی ہوں کافی دیر ہو گئی ہے مجھے آئے ہوئے ایش نے اٹھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

اچھا وہ مایوس ہوا ابھی تو میں نے جی بھر کے ایش کو دیکھا بھی نہیں ہے اس نے دل میں کہا۔

ایش اس نے آواز دی وہ چلتے چلتے رکی

اور حیران نظروں سے کیا ہوا؟ اس نے پوچھا۔

فہام نے اسی کے لائے ہوئے پھول اس کی جانب بڑھائے اور اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا ول یو میری می ایش۔۔۔۔۔وہ اپنی پر شوق نگاہیں اس پر جمائے اس کے جواب کا منتظر تھا۔

ایش نے مسکرا کر گلدستہ تھاما وہ خوشی سے کھڑا ہو گیا۔

ایش نے گلدستہ ایک جانب پھینکتے ہوئے ہاؤ ڈیر یو میرے لائے ہوئے پھولوں سے ہی مجھے پرپوز کر رہے ہو ٹٹ پونجیئے کہیں کہ میں تو محض تمہارا دل رکھنے کے لیے تم سے ملنے آگئی شکل دیکھی ہے تم نے اپنی۔۔۔

ایکسکیوزمی لیڈیز اینڈ جنٹلمینز ایش نے تالی بجا کر ان کو بھی متوجہ کیا جو اپنی دنیا میں مگن تھے۔

یہ شخص ایک آواز بیچنے والا مجھ سے ایش سے شادی کرنا چاہتا ہے کیا یہ کپل بنتا ہے ؟؟؟

پہلوئے حور میں لنگور کسی نے جملہ کسا۔

فہام کی رنگت پیلی پڑ گئی تھی۔ایش میری بات تو سنو میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا پلیز۔۔

ایش نے غصے سے اس کے منہ پر تھپڑ مارا بند کرو اپنی بکواس جا رہی ہوں میں وہ تن فن کرتی چل دی۔

اس نے ارد گرد دیکھا کسی آنکھ میں اس کے لیئے ترحم تھا اور کسی میں تمسخر۔

وہ تیزی سے باہر نکل گیا۔

سارا راستے وہ روتا رہا اس کے کانوں میں ایش کا یہ ہی جملہ گونجتا رہا

آواز بیچنے والا اسے لگا ہر ایک اس کی طرف انگلی کر کے کہہ رہا ہے آواز بیچنے والا۔

وہ گھر پہنچا اور بستر پر لیٹ گیا۔

اسکی آواز فون کی بیل سے کھلی اسے ریڈیو سے کال آئی تھی اس نے ناسازی کا کہہ کر آنے سے معذرت کر لی۔

اچانک اس بہت اکیلا پن محسوس ہوا اسے بہت خوف محسوس ہوا اس نے بلا سوچے سمجھے دیا علی کا نمبر ملایا۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَةُ اَللهِ وَبَرَکَاتُهُ

دیا نے کہا۔

میم پلیز آپ مجھ سے ملنے آجائیں اس نے التجا کی۔

www.novelsclubb.com

ناجانے اس کے لہجے میں کیا تھا کہ وہ ایکدم بولی کہاں ہو آپ اس نے گھر کے نزدیکی پارک کا بتایا اور پارک چلا گیا۔

****

آج حمزہ ایش کو لے کر گھر جارہا تھا ایش بولی حمزہ میں نے پہلی مرتبہ قمیض شلوار پہنی ہے بہت عجیب لگ رہا ہے کیسی لگ رہی ہوں میں۔۔۔

اچھی لگ رہی ہو بہت یار کنیز فاطمہ نے بتا تو دیا ہے گھر میں مگر پتہ نہیں کیوں مجھے اتنا ڈر لگ رہا ہے حمزہ نے کہا۔

فوجی ہو کر ڈرتے ہو ہاہاہا ایش نے اسے چھیڑا۔

بدتمیز تمہیں میں نے اپنا فوجی ہونے کا بتا کر غلطی کی ہے حمزہ نے موڑ کاٹتے ہوئے کہا اور یونہی ہنسی مذاق کرتے وہ گھر پہنچ گئے۔

****

ریلیکس ہو جاؤ فہام مت رو ایسے ،دیکھو تم بہتر کی جانب قدم بڑھاتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین عطا فرماتا ہے دیا علی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

میم اس نے مجھے صرف ریجیکٹ کیا ہوتا تو اتنا دکھ نہ ہوتا اس نے میرا سب کے سامنے تماشہ بنایا ہے مجھے ہر بندہ اپنی جانب انگلی اٹھاتا ہوا لگتا ہے کہ وہ دیکھو یہ وہی ہی جسکو ایک لڑکی نے بری طرح سے ذلیل کیا ہے میں کہاں جاؤں میں کیا کروں۔فہام بے بسی کی انتہا پر تھا۔

کچھ نہیں ہوتا فہام کون اس بات کو یاد رکھے گا تم دیکھنا کل تم اسی جگہ جاؤ کوئی تمہیں پہچانے گا بھی نہیں تم خوامخواہ کا ٹینشن ہو رہے ہو دیا علی نے اسے کہا۔

نو میم ہر بندہ یہ بے عزتی یاد رکھے گا میرے امی بابا بھی چلے گئے کوئی نہیں ہے میرا میں کس سے اپنے دکھ بانٹوں کون میری اذیت بانٹے گا وہ سسکنے لگا۔

اس اونچے لمبے مرد کو روتے ہوئے کئی لوگوں نے حیرت سے دیکھا اور دوبارہ سے اپنی سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے۔

فہام میری طرف دیکھو دیا علی نے اسے اپنی جانب موڑا۔میں ہوں تمہاری میں تمہاری اذیت بانٹوں گی آج سے تمہارا ہر دکھ اور سکھ ہمارا۔دیا علی نے اسے کہا۔

وہ بے یقینی سے انہیں دیکھنے لگا۔

دیکھو فہام وہ ایک گہری سانس لے کر بولی تمہارے دوست بھی ہوں گے تمہارے ساتھ کام کرنے والے بھی تمہارے قریب ہونگے مگر ان سب لوگوں کو چھوڑ کر تم نے مجھے کیوں بلایا پتہ ہے؟

نہیں کیوں؟اس نے بچوں سی معصومیت سے پوچھا۔

اس لیے کہ یہ اللہ نے چاہا ہے دکھ درد کے وقت میں تمہارا سہارا بنوں ہم دکھ میں اسی کے پاس جاتے ہیں جو ہمیں سب سے زیادہ سمجھتا ہے جس سے کہہ کر ہمارا دکھ ہلکا ہو جائے۔اور واقعی فہام کو اپنا آپ ہلکا پھلکا لگا یوں دیا علی فہام کی خوشی اور غم کی ساتھی بن گئی۔

www.novelsclubb.com

****

حمزہ یہ کیسا عجیب سا گھر ہے تمہارا ایش نے منہ بنایا۔

اششش چپ ابا جی سامنے ہی ہیں یا اللہ بچا لینا حمزہ بولا۔

ابا جی وہ ان کے سامنے آیا انہوں نے اس سے منہ اَلسَلامُ عَلَيُكُم وَرَحْمَةُ اَللّٰہِ وَبَرَكاتُہُ

موڑ کر ایش کو دیکھا اور کھڑے ہو کر اس کے سر پہ ہاتھ رکھا اور چلے گ ئے۔

وہ شرمندہ سا صحن میں کھڑا رہا جب باقی سب ان سے آ کر ملے سب کا انداز نارمل تھا

کنیز چائے رکھ کر چلی گ ئی اور باہر نہیں آئی۔

اندر جا کر کنیز پھوٹ پھوٹ کر رو دی مجھے کیا پتہ تھا حمزہ کہ تم اتنے بدل جاؤ گے

تمہیں میں کیوں نہیں نظر

آئی یا اللہ یہ ہمارے درمیان کیوں آئی ایسے میں حورین کمرے میں داخل ہوئی:

آپی بھیا کی شادی ان سے ہو گی جو باہر بیٹھی ہیں؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاں اس نے رخ موڑے بنا جواب دیا اور ایک آنسو اس کے گال پر پھسل گیا حورین اچھلتی ہوئی باہر چلی گ ئی۔

شرجیل نے ایش سے پوچھا آپی آپ بھینس کو نہلا لیں گی شادی کے بعد؟ گو کہ وہ بہت مدبر بنا بیٹھا تھا مگر خود کو یہ سوال کرنے سے روک نہ پایا۔

واٹ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نا ایش غصے سے بولی اسے بھینس کا نام سنتے ہی غصہ آگیا اپنے گھر میں اس نے ہل کر کبھی پانی تک نہ پیا تھا اور یہ تو سیدھا بھینس کو نہلانے لگا تھا۔

شرجیل روہانسا ہو گیا ایش وہ مذاق کر رہا ہے حمزہ نے اسے کہا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

اس کے بعد سارا وقت شرجیل خاموش رہا۔

بیٹا آپکے ابو کیا کرتے ہیں کنیز کے والد نے پوچھا۔

انکل ان کا اپنا امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس ہے اور آپ کیا کرتے ہیں؟

اس کے سوال پر سب کا منہ کھل گیا دیہات میں بزرگوں سے جوابی سوال کرنا بے حد معیوب سمجھا جاتا تھا۔

کیوں بیٹا آپ نے انکو بتایا نہیں انہوں نے حمزہ کی طرف دیکھا اور بولے میری دکان ہے۔

کتنی ایش نے ایک اور سوال کیا۔

ایک ہی ہے۔وہ

مسکرا دی ئے۔:

یوں کچھ دیر بعد وہ واپسی کے لی ئے روانہ ہو گ ئے تمہاری کزن کو تم سے شادی نہ ہونے کا تو صدمہ نہیں تھا کہ ایک منٹ کے لی ئے باہر آئی ایش نے تنفر سے کہا۔

www.novelsclubb.com

ارے نہیں یہ وقت اس کے ریڈیو سننے کا ہے اور ہاں میں نے منع کیا تھا کہ کسی سے کوئی سوال نہ کرنا اور تم شرجیل سے اتنا روڈ کیوں ہوئی۔

حمزہ پلیز میں دیہاتی ماحول دیکھ کر اکتا گئی ہوں تھوڑی دیر ریلیکس ہو جاؤں ایش اکتا کر بولی۔

حمزہ نے کچھ کہنے لیے منہ کھولا مگر پھر اس کے تاثرات دیکھ کر لب بھینچ کر ڈرائیو کرنے لگا۔

****

فہام فارغ ہو تم دیا علی نے فہام کو فون کیا۔

جی تقریباً دو گھنٹے بعد میرا شو شروع ہونے والا ہے تب تک فارغ ہوں کیوں؟ اس نے بتایا اور پوچھا۔

مجھے ہاسپٹل جانا تھا امی کی رپورٹس لینی تھی اکیلے نہیں جاتا تم چلو دیا علی نے بتایا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جی چلوں گا اس نے جواب دیا۔

انہوں نے اسے بس سٹاپ پر آنے کو کہا اور خود بھی گھر سے روانہ ہو گ ئی یں۔

وہ بس سٹاپ پر پہنیچیں تو انہوں نے ادھر ادھر دیکھا مگر انہیں وہ کہیں نظر آیا دیا

علی نے فون نکال کر اسے فون کیا۔

آپ کے سامنے جو کالے رنگ کی گاڑی آ رہی ہے میں اس میں ہوں اور پھر وہ

گاڑی

دیا کے سامنے آ کر رکی اور فہام نے ان کے لی ئے فرنٹ ڈور کھولا۔

وہ جھجکتے ہوئے بیٹھ گ ئی یں فہام ہم بس سے چلے جاتے دیا نے کہا۔

نہیں میں گاڑی نکالتا ہی نہیں ہوں بائی ک ہی استعمال کرتا ہوں آج آپ کی وجہ

سے یہ نکالی آپکو اگر انکمفرٹیبل لگ رہا ہے تو اسے ادھر ہی چھوڑ کر بس پر چلتے ہیں

فہام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

نکمے چلواب دیا علی نے اسے ہاسپٹل کا نام بتایا۔

ہمیک بات پوچھوں آپ سے فہام نے کہا۔
ممممممم۔

آپکی شادی۔۔۔۔۔

آہمممم دراصل میری شادی میری پھوپھو کے بیٹے سے طے تھی اللہ بھلا کرے
شعیب کا اس نے میرے کزن کو بتایا کہ میں اپنے ایک سٹوڈنٹ کو پسند کرتی ہوں
اور ہماری شادی ٹوٹ گ ئی دیا نے بتایا۔

خدا غارت کرے شعیب کو آپ یہ کیوں کہہ رہیں ہیں کہ اس کا بھلا ہو اس نے
قدرے ناراضگی سے پوچھا۔

وہ اس لی ئے فہام کہ جو رشتہ اتنا کمزور ہو وہ ٹوٹ ہی جانا چاہی ئے اسکی مجھ سے شادی
رہی تھی اور وہ مجھ پر رتی بھر بھروسہ نہیں کرتا تھا اس نے نہ مجھ سے صفائی مانگی نہ

وضاحت بد کردار ہونے کا ٹھپہ لگا کر مجھے چھوڑ دیا مجھے دکھ نہیں ہوا خوشی ہوئی کہ ایسا شخص میری زندگی میں شامل ہونے سے پہلی ہی خارج ہو گیا لیکن ایک دکھ البتہ ہوا کہ اس صدمے سے میرے والد چل بسے وہ سسکنے لگی۔

دیا پلیز سنبھالیں خود کو وہ بے چین ہوا۔

کیا کہا دیا؟

وہ رونا بھول کے اسکی جانب مڑی۔

ہاں وہ۔۔۔ گڑ بڑایا آپ میری دوست ہیں تو دوست کو نام سے ہی پکارتے ہیں اس نے انکو دیکھے بنا جواب دیا اسکا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

دوست؟ وہ حیران ہوئی؟

ہاں جس سے آپ اپنا دکھ بانٹو وہ دوست ہی ہوتا ہے فہام نے فلسفہ جھاڑا۔

اچھا دوست گاڑی روکو ہاسپٹل سامنے ہے وہ مسکرائی ی۔

*****

حمزہ میرے پیرنٹس سے ملو اور شادی کی بات کرو ایش نے اسے کال کر کہا۔

اتنی جلدی وہ حیران ہوا۔

جلدی کہاں ہے مام اپنی کسی کینیڈین فرینڈ کے بیٹے سے میری شادی کرنا چاہتی ہیں اس لیے میں چاہ رہی ہوں تم ان سے ملو آج شام کو۔اس نے حکم جاری کیا۔

لیکن یار۔۔۔۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں تم آرہے ہو یا نہیں ایش نے اس کی بات کاٹ کر پوچھا۔

نہیں اس نے ایک لفظی جواب دیا۔

کیا وہ چلائی۔

ابھی نہیں آرہا نا شام کو آؤں گا وہ ہنسا۔

جان لے لوں گی میں تمہاری وہ غصے سے بولی۔

میری جان تو تم ہو ایش حمزہ مسکرایا۔

خیریت ہے نا دوسری طرف وہ مشکوک ہوئی آج کچھ رومینٹک ہو رہے ہو۔

یار سوچا شادی ہونے والی ہے پریکٹس کر لوں وہ گویا ہوا۔

او کے تو شام کو آجانا پانچ بجے گھر میں میں نے بتا دیا ہے ایش نے کہا اور فون رکھ دیا۔

شام کو وہ ان کے گھر گیا۔

ایش نے خوشدلی سے اس کا استقبال کیا ماما کا موڈ تھوڑا آف ہے اس نے بتایا۔

وہ دونوں اس سے ملے اس کی ماما کافی روڈ انداز میں ملی جبکہ ڈیڈ نارمل رہے۔

www.novelsclubb.com

کیا کرتے ہو تم اس کے والدہ نے نخوت سے پوچھا۔

اس نے ایش کو دیکھا اور بولا میں پاک آرمی میں۔۔۔

کتنا کما لیتے ہو انہوں نے اس کی بات کاٹ کر تیزی سے پوچھا۔

اتنا کما لیتا ہوں جتنے میں آپکی بیٹی خوش رہ سکے اس نے نپے تلے انداز میں جواب دیا۔

اتنے میں ملازم کھانے پینے کے لوازمات لے آیا۔

ویل مجھے نہیں لگتا انہوں نے تنفر سے سر جھٹکا ایش آئی ڈونٹ لائی ک ہم وہ اس کی جانب مڑی۔

وہ غصے سے اٹھ کھڑا ہوا اتنا رو ڈلی کوئی مہمان سے پیش آتا ہے کیا۔

ریلیکس ایش نے اسے کھینچ کر دوبارہ بٹھایا۔

بٹ مام آئی لو ہم وہ لاپر وائی سے ٹانگ جھلاتی بولی۔

اوکے دین بیسٹ آف لک فار یور میریڈ لائی ف وہ کہہ کر چل دی۔

بیٹا برا مت ماننا یہ ایسی ہی نیچر کی ہیں میرے ساتھ تو اسکا وہ سلوک تھا کہ شادی کے شروع کے چند مہینوں میں تو سب کو یہ ہی لگتا تھا کہ میں نیا ملازم ہوں انہوں نے ماحول شگفتہ بنانے کے لی ئے بے پر کی اڑائی مگر وہ مسکرا بھی نہ سکا۔

بیٹا تمہارے پیرینٹس۔۔۔۔انہیوں نے پوچھا۔

جی ان کو کوئی اعتراض نہیں وہ بولا۔

یوں ایک کھٹی میٹھی شام ان کے گھر گزار کر وہ واپس آگیا۔

اس نے گھر کال کی اور فون شرجیل نے اٹھایا اسے تھوڑا عجیب لگا کیونکہ کنیز انکے ہاتھ میں فون نہیں دیتی تھی کہ بچوں کا کیا کام فون سے۔

کنیز فاطمہ کہاں ہے اس نے سلام دعا کے بعد دریافت کیا۔

شرجیل نے فون نیچے کر کے کنیز سے پوچھا جس نے حمزہ کا نام دیکھ کر فون شرجیل کو پکڑا دیا تھا۔

جو کر رہی ہوں وہ ہی بتاؤ نا کنیز جھنجھلا کر بولی۔

شرجیل سو گئے ہو حمزہ غصے سے بولا۔

وہ آپی آٹا گوندھ رہی ہیں شرجیل بولا۔

او کے اماں سے بات کرواؤ۔

www.novelsclubb.com

اسنے فون اماں کو پکڑا دیا اور اندر بیٹھ کر ہوم ورک کرنے لگا۔

اماں وہ میں آج عائشہ کے گھر والوں سے ملنے گیا تھا اس نے بتایا۔

اچھا کیسے لوگ ہیں اچھے لگے تمہیں انہوں نے دریافت کیا۔

اس نے پوری بات بتادی وہ خود میں چور سا ہو گیا کہ اسنے انکی بیٹی سے شادی سے انکار کیا مگر واقعی انہوں نے ثابت کیا کہ وہ اس کی بھی اماں ہیں۔

اماں آپکو گھٹنوں میں درد ہے اگر اباجی اور لالا (وہ کنیز کے والد کو پیار سے لالا کہتا تھا) انکے گھر رشتے کے لیۓ جائیں وہ جھجھک کر بولا۔

کد جانا ای انہوں نے پوچھا۔

جب آپ کہیں وہ خوشی سے بولا۔

تمہاری واپسی پر تمہارے ساتھ ہی چلیں گے لالا پیچھے سے بولے وہ خوشی سے ان سے لپٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

یوں اگلے دن وہ ایش کے گھر پہنچے اس کی والدہ کا رویہ ویسا ہی تھا مگر والد بہت اچھے انداز میں پیش آئے۔

اگلے مہینے کی ۲۶ تاریخ کو ان کی شادی طے کر دی ویسے بھی لڑکا لڑکی راضی تھے والدین تو رسمی طور پر ملے۔

حمزہ نے اماں کو فون پر بتایا وہ بہت خوش ہوئی ں اور بے حد دعائی یں دیں۔

شادی شہر میں ہو گی کیونکہ انکے مہمان گاؤں نہیں جا سکتے۔

.حمزہ نے تھوڑے ردوکد کے ساتھ بات مان لی

اماں نے کنیز کو کن اکھیوں سے دیکھا جس کا گلاب چہرہ دن بدن مرجھاتا جا رہا تھا وہ بیٹی کے جذبات سے کافی حد تک آگاہ ہو چکیں تھیں لیکن ان کے ہاتھ محض بے بسی تھی وہ کافی دیر تک اسے دیکھتی رہیں اور ایک فیصلہ کن انداز میں اٹھی کنیز مجھے حمزہ دا فون ملا کر دے وہ اس کے پاس آئی یں۔

اس نے چونک کر انہیں دیکھا اور فون ملا کر ان کے حوالے کر کہ اندر چل دی اس کی چال بہت شکست خوردہ تھی کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح جو اپنا سب کچھ لٹا کر خالی ہاتھ رہ جاتا ہے۔

حمزہ نے بے حد خوشی سے اماں کا فون اٹھایا۔

حمزہ تیری وو ہٹی کتھے رہے گی انہوں نے پوچھا۔

اماں وہ جھجکتے ہوئے بولا وہ گاؤں میں نہیں رہ سکتی۔

اماں نے ایک آسودہ سی سانس فضا کے حوالے کی۔

شادی میں پورا مہینہ تھا دونوں طرف سے شادی کی زور و شور سے تیاریاں شروع ہو چکیں تھیں۔

کنیز اسے لگا حمزہ نے اسے آواز دی وہ دوڑتی ہوئی حمزہ کے کمرے میں گ ئی خالی کمرہ اس کا منہ چڑا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

میری ہنسی تجھ سے

میری خوشی تجھ سے

تجھے خبر کیا بے قدر

جس دن تجھ کو نہ دیکھوں

پاگل پاگل پھرتی ہوں

کون تجھے یوں پیار کرے گا

جیسے میں کرتی ہوں

www.novelsclubb.com

وہ سسک اٹھی اسے یاد آیا ایک مرتبہ عید پہ اس نے حمزہ کے کپڑے استری کر کہ رکھے جو نہی وہ پلٹی حمزہ نے اسے ڈرا دیا اس نے زور کا تھپڑ اس کے بازو پہ مارا وہ ہنستا ہوا سامنے بیٹھ گیا۔

یار ویسے ایک بات ہے اس نے سسپنس پھیلاتے ہوئے کہا۔

وہ کیا بھلا کنیز فاطمہ نے بے چینی سے پوچھا۔

تم میرے سارے کام ابھی سے کر دیتی ہو تو شادی کے بعد مجھے کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی حمزہ شوخی سے بولا۔

اس کا دل حمزہ کی اس بات پر زور سے دھڑکا مگر اس کے اگلے جملے پہ وہ ایکدم اس کی جانب دیکھنے لگی۔

میری بیوی ریسٹ کیا کرے گی مہارانیوں کی طرح تم پر حکم چلایا کرے گی حمزہ شرارت سے بولا۔

اس نے نیچے بیٹھ کر رونا شروع کر دیا۔

کنیز میں مذاق کر رہا ہوں وہ اس بات پر روئی کہ وہ کسی اور سے شادی کرے گا جبکہ وہ سمجھ رہا تھا وہ اس بات پر رو رہی ہے کہ اس نے کہا میری بیوی مہارانی کی طرح حکم چلائے گی۔

کنیز آپی آپ یہاں ہیں اف میں آپکو پورے گھر میں ڈھونڈ چکا ہوں شرجیل نے اسے وہاں دیکھ کر کہا۔

اس نے جلدی سے آنسو صاف کی ئے مگر وہ دیکھ چکا تھا آپی کیا ہوا رو کیوں رہی ہیں وہ پریشان ہوا۔

کچھ نہیں وہ سر درد کر رہا ہے اس نے کہا حقیقتاً اسکو سر میں شدید درد تھا۔

اوہ آئی یں میں دباؤں وہ اس کا سر دبانے لگا اس نے منع کیا مگر وہ زبردستی اس کو لٹا کر سر دبانے لگا اس کو کنیز بہت پیاری تھی اور کنیز کو بھی وہ بہت پیارا تھا ہر الٹی سیدھی بات آکر وہ کنیز کو بتاتا اور اگر کبھی اس کو مار پڑنے لگے تو وہ اس کے پاس ہی آتا اسکو یقین ہوتا کہ آپی مجھے بچائے گی اور وہ ہمیشہ اس کی ڈھال بن جاتی وہ ایک الگ بات ہے کہ بات میں اسے سمجھاتی ڈانتی مگر سب کے سامنے اس کو کچھ نہ کہتی نہ کہنے دیتی۔

شرجیل کے سر دبانے سے اس کو اتنا سکون ملا کہ وہ سو گ ئی۔

بولیں کہ کہیں کنیز فاطمہ کے دل کا راز اس پر عیاں نہ ہو جائے۔

اس نے قطعی انداز میں کہا ہمیشہ ہوتا ہے تب ہی تو چیک کروانا ہے کہ کیوں ہوتا ہے۔

اور جس کے متعلق بات ہو رہی تھی وہ یوں لا تعلق انداز میں بیٹھی تھی گویا کسی اور کی بات ہو رہی ہو۔

حمزہ نے جھنجھلا کر اسے دیکھا اور اسے زبردستی تیار ہونے بھیج دیا۔

وہ بے دلی سے تیار ہو کر آ کر حمزہ کے ساتھ کھڑی ہوئی تو اماں نے بے ساختہ نظر چرائی وہ دونوں ساتھ کھڑے مکمل لگ رہے تھے۔

اماں نے اسے بڑی چادر اوڑھائی اتنے میں حورین اور شرجیل بھی آ گئے۔

تسی تے اینج تیار او جیویں ویاہ تے چلے او اماں نے انکو گھورا۔

ہاہاہاہاوہ کھلکھلا کر چل دئی ے اماں کی نظروں نے دور تک ان کا پیچھا کیا اور اپنے بچوں کی خوشیوں کے دائی می ہونے کی دعا مانگی۔

کنیز اور حمزہ آگے بیٹھے جبکہ حورین اور شرجیل پیچھے براجمان ہوئے۔

اب تم مجھے بتاؤ کہ تمہیں سر میں درد کیوں ہے کوئی فکر پریشانی ہے تو بتاؤ مجھے حمزہ نے کنیز سے پوچھا۔

وہ خاموشی سے گاڑی سے باہر دیکھنے لگی۔

کنیز پلیز مجھ سے بھی ش ئی ر نہیں کروگی دیکھو تم ہر بات بتاتی تھی نہ مجھے اب کیا ہوا میں بھی وہی ہوں تم بھی وہی ہو پھر ایسے اجنبی کیوں ہو؟

****

حمزہ اس کے رویے کی وجہ سمجھ نہ پا رہا تھا۔

وہی ہیں صورتیں اپنی وہی میں ہوں وہی تم ہو

مگر کھویا ہوا ہوں میں مگر تم بھی کہیں گم ہو

وہ ہاتھوں میں منہ چھپا کر رو دی۔

شرجیل اور حورین جو اپنی باتوں میں مگن تھے گھبرا گئے آپی کیا شرجیل نے پوچھا

وہ تینوں پریشان ہو گئے۔

اس نے کافی دن سے آرجے فہام کا پروگرام نہیں سنا تھا سو یہی بہانا بنایا۔

اف شرجیل کے منہ سے نکلا۔

اللہ آپی آپ بھی نہ حورین بولی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ حمزہ مسکرا دیا وہ اس کی جنونیت سے واقف تھا۔

حمزہ نے فون اٹھا کر ٹائم دیکھا اور ایک میسج کر دیا۔

چونکہ وہ لوگ شہر کے راستوں سے ناواقف تھے اس لیے چپ بیٹھے تھے حمزہ نے گاڑی روکی ان دونوں کے لیے کچھ کھانے پینے کی چیزیں خریدیں اور واپس آ کر ان کو تھمائیں۔

بھیا آپی کے لیے نہیں لائے حورین نے پوچھا جبکہ شرجیل کو معلوم تھا کہ وہ چپ ہیں اس کا مطلب وہ غصے میں ہیں یا ناراض ہیں اور کچھ نہیں کھائیں گی سو وہ خاموش رہا۔

حمزہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا نہیں وہ بعد میں کھائے گی۔

کچھ دیر بعد اس نے گاڑی روکی ان دونوں کو گاڑی میں ہی بٹھایا اور کنیز کو ساتھ لے کر باہر نکلا وہ چپ چاپ اسکے ساتھ چل دی۔

جب اس نے ارد گرد دیکھا تو چونک گئی لوگ تیزی سے آ جا رہے تھے لڑکیاں اور لڑکے ہنستے مسکراتے ہاتھوں میں ہاتھ دیئے ساتھ چل رہے تھے لڑکیاں کچھ بنا دوپٹوں میں تھی اور کچھ نے اس انداز میں چادر اوڑھی تھی کہ وہ انہیں چھپا کم

دکھا زیادہ رہی تھی جس کی نظر کنیز فاطمہ پر پڑتی وہ ایک لمحے رک کر حیرت سے اس کی بڑی سی چادر کو دیکھتا اور سر جھٹک کر آگے بڑھ جاتا اس نے چادر کو اپنے ارد گرد اور زیادہ مضبوط کیا اسے جنت کے پتے کا وہ جملہ یاد آیا۔

"اچھی لڑکیاں اپنے حجاب کی حفاظت کرتی ہیں کیونکہ وہ جانتی ہیں یہ صرف ان کے حسن کو چھپانے کے لیے نہیں، بچانے کے لیے بھی ہے"

یہ ناول حمزہ اس کے لیے لایا تھا۔

وہ دونوں ایک ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے۔

یہاں کیوں لائے ہو تم مجھے یہاں کونسا ڈاکٹر ہوتا ہے وہ دبے دبے غصے سے بولی۔

حمزہ خاموشی سے جا کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور سامنے والی کرسی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا بیٹھ جاؤ ہر بندہ مشکوک نظروں سے دیکھ رہا ہے۔

وہ بادل نخواستہ کرسی پر یوں ٹکی گویا ابھی اٹھ کر بھاگ جائے گی۔

حمزہ نے دونوں کے لئے کھانا منگوایا اور وہ چپ چاپ بیٹھی رہی پلیز لو نا ابھی چیک اپ بھی کروانا ہے اور واپس بھی جانا ہے حمزہ نے التجا کی۔

وہ چپ چاپ کھانے لگی اتنے میں حمزہ اٹھ کھڑا ہوا اور کسی سے پر جوش انداز میں ملا۔

یہ کنیز ہے میری۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی کیسی ہیں آپ اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

آنے والے نے حمزہ کا جملہ کاٹا کنیز کے دل پر گھونسا پڑا وہ ہونٹ کاٹ کر رہ گئی۔

اوہ سٹوپڈ یہ کنیز فاطمہ ہیں میری کزن اور کنیز یہ آرجے فہام ہیں حمزہ نے تعارف کروایا۔

وہ چونک کر اوپر مڑی سچ میں اس نے بے ساختہ کہا۔

جی ہاں ناچیز کو آر جے فہام کہتے ہیں فہام اس کی حیرت پر مسکرایا اور آپ وہ ہی ہیں نا جنہوں نے میرے لیئے دیسی گھی بھیجا تھا وہ کنیز سے مخاطب ہوا۔

جی وہ نظریں جھکا کر بولی۔

اگر اماں کو پتہ چل جائے اف اس نے بے ساختہ جھر جھری لی۔

کافی دیر وہ لوگ باتیں کرتے رہے اور اس کے جانے کے بعد کنیز فاطمہ حمزہ سے بولی۔

تمہیں شرم نہیں آئی ایک غیر مرد سے مجھے ملواتے ہوئے اوہ یاد آیا تمہیں کیوں شرم آئے گی میں تمہاری عزت تو نہیں ہوں۔

تھوڑا سا لگ رہا ہے کنیز ہی ہو اور سٹوپڈ تم میری عزت کیسے نہیں ہو اس نے ناراضگی سے کہا اور کنیز کو اپنے لفظوں کا احساس ہوا تو وہ شرمندگی سے نظریں جھکا کر رہ گئی۔

اس کے بعد اس نے چیک کنیز کا چیک اپ کروانے کو کہا مگر اس نے انکار کر دیا میں ٹھیک ہوں اور گھر واپسی ہو گ ئی۔

حمزہ نے جب ایش کو اپنی روانگی کا بتایا تو وہ بپھر گ ئی اگلے مہینے ہماری شادی ہے اور تمہیں یہ سب سوجھ رہا ہے۔

یار مجھے سلیکٹ کیا گیا ہے سمجھو نا وہ بے بس ہوا۔

نہیں سمجھتی میں کچھ وہ مزید غصہ ہوئی تم نہیں جاؤ گے بس۔ایش نے کہا۔

کیسے نہیں جاؤ ں گا پاگلوں والی باتیں نہ کرو اس نے ڈپٹ کر کہا۔

او کے تو پھر آج ایک فیصلہ کر و یا میں یا تمہاری آرمی ایش نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

جسٹ شٹ اپ یار حمزہ نے کہا۔

میں سیریس ہوں ایش سنجیدگی سے بولی۔

اوکے تو سنو اس نے اک گہری سانس لی۔

!سنو لڑکی

تیری محبت اپنی جگہ مگر وطن کا دفاع "

"میں عشق سمجھ کر کروں گا

اس نے اتنا کہہ کر فون بند کر دیا۔

سامان پیک کرنے کے بعد وہ فون آف کرنے ہی والا تھا کہ ایش کی کال آگئی اس

نے بند کرنا چاہا لیکن اٹینڈ کر لی۔

آئی ایم سوری حمزہ اس نے بھیگی آواز میں کہا۔

تم رو رہی ہو وہ بے چین ہوا۔

نہیں تو ایش نے فوراً خود کو سنبھالا۔

اچھا میں نکل رہا ہوں تم اس نے جگہ کا بتایا وہاں آ جاؤ مجھے سی آف کرنے۔ حمزہ تیزی سے بولا اور فون رکھ کر اس جگہ چلا گیا جہاں ایش نے آنا تھا۔

****

آنٹی کی طبیعت کیسی ہے؟

فہام نے دیا سے پوچھا۔

ٹھیک ہیں اس نے فون کان سے لگا کر چائے بناتے ہوئے جواب دیا۔

اچھا ایک بات کرنی تھی فہام ہچکچایا۔

جی دیا نے کہا۔

میں آپکی مدر کو دیکھنے آ سکتا ہوں فہام نے پوچھا۔

دوسری جانب چند لمحوں کے لیئے خاموشی چھا گئی۔

www.novelsclubb.com

میں نے امی کو تمہارے بارے میں بتایا ہے تم آ سکتے ہو چند لمحوں کے توقف کے بعد وہ بولی۔

تھینک یو وہ مشکور ہوا۔

کچھ دیر بعد فہام دیا کے سامنے تھا وہ اس سے بے حد اپنائیت سے ملیں اور اسے کھانے پر روک لیا۔

کیسے ڈھیٹ مہمان ہو تکلفاً بھی جانے کا نہیں کہا دیا نے اسے چھیڑا۔

بھئی آنٹی نے اتنے پیار سے روکا اور ویسے بھی میری ٹیچر نے سکھایا ہے کہ بڑوں کی بات ماننی چاہیئے فہام نے مزے سے جواب دیا۔

یوں آنٹی کے چھوٹے چھوٹے سوالات اور فہام اور دیا کی چھیڑ چھاڑ میں وقت کافی گزر گیا اس کے شو کا وقت ہو گیا تھا اس لیئے وہ چل دیا۔

****

حمزہ نے گھڑی پر وقت دیکھا اسکے جانے میں محض آدھا گھنٹہ رہ گیا تھا اور ایش اب تک نہیں آئی تھی اس نے اسے فون کرنے کے لیے موبائل نکالا اتنے میں وہ سامنے سے آتی دکھائی دی۔

اس کا چہرہ ہمیشہ کی طرح کھلا کھلا نہیں بلکہ مرجھایا سا تھا۔

ناراض ہو وہ اس کا ہاتھ تھام کر بولا۔

نہیں اس نے تیزی سے ہاتھ چھڑانا چاہا مگر حمزہ کی گرفت مضبوط تھی۔

جان ہو نا تم حمزہ کی نہ یوں ستاؤ وہ اس کا ہاتھ تھامے فٹ پاتھ پہ بیٹھ گیا۔

حمزہ پلیز مت جاؤ وہ یکدم اس کے گلے لگ گئی۔

ایش کیا ہو گیا ہے یار پبلک پلیس ہے لوگ دیکھ رہے ہیں اس نے اسے نرمی سے سیدھا کیا۔

www.novelsclubb.com

حمزہ میں مر جاؤں گی تمہارے بنا اتنے دن کیسے رہوں گی اور تم کہہ رہے تھے وہاں رابطہ بھی نہ کرو گے وہ رونے والی ہو گئی۔

نہیں کچھ ہوتا دیکھنا وقت یوں چٹکی بجاتے نکل جائے گا اور کس کو معلوم تھا واقعی وقت نکل جائے گا معلوم ہوتا تو شاید کوئی تدبیر کر لیتے۔۔۔۔

****

اماں میں کچھ دنوں تک رابطہ نہ کر پاؤں گا حمزہ نے اماں کو فون پر بتایا۔

وہ کیوں وہ بے چین ہوئی یں۔

اماں ادھر ایک جگہ زلزلہ ہوا ہے وہاں لوگوں کے تحفظ کے لئے ہمیں بھیجا جا رہا ہے حمزہ نے بتایا۔

تو ایسے آ کر مل پھر جتھے جانا ہے چلے جانا۔اماں نے اسے گھر بلایا۔

اسی روز دوپ سے وہ گھر پہنچا اماں نے اسے اس کی شادی کی خریداری دکھائی۔

اماں آپکس ل ئی ے اتنا خرچا کر رہی ہیں پیسے کنیز کی شادی کے ل ئی ے بچا کر رکھیں اس نے کنیز کو آتا دیکھ کر شرارت سے کہا مگر اسے دیکھ کر چونک پڑا کنیز بیمار ہو تم کیا ہوا اس کی رنگت میں گھلی زردی دیکھ کر اس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے ساتھ بٹھا لیا۔

اماں ایک افسردہ سانس لے کر اٹھ گ ئی یں۔

کچھ نہیں کافی دن سے سر درد ہے اس نے ہاتھ چھڑا کر رخ موڑا۔

اماں حمزہ نے آواز لگائی اماں گھبرا کر باہر نکلیں میں اسے لے کر شہر جا رہا ہوں چیک اپ کروا کر چھوڑ جاؤں گا شرجیل اس نے آواز لگائی وہ دوڑتا ہوا آیا۔

جی۔

تم اور حورین بھی تیار ہو جاؤ پانچ منٹ میں۔ حمزہ نے انکو خوشخبری دی۔

پر پتر یہ ٹھیک ہو جائے گی اسے ہمیشہ رہندا اے تینوں تا پتہ ہے ناااماں گھبرائے ہوئے انداز میں مرجھایا سا تھا۔

ناراض ہو وہ اس کا ہاتھ تھام کر بولا۔

نہیں اس نے تیزی سے ہاتھ چھڑانا چاہا مگر حمزہ کی گرفت مضبوط تھی۔

****

جان ہو نا تم حمزہ کی نہ یوں ستاؤ وہ اس کا ہاتھ تھامے فٹ پاتھ پہ بیٹھ گیا۔

حمزہ پلیز مت جاؤ وہ یکدم اس کے گلے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

ایش کیا ہو گیا ہے یار پبلک پلیس ہے لوگ دیکھ رہے ہیں اس نے اسے نرمی سے سیدھا کیا۔

حمزہ میں مر جاؤں گی تمہارے بنا اتنے دن کیسے رہوں گی اور تم کہہ رہے تھے وہاں رابطہ بھی نہ کرو گے وہ رونے والی ہو گئی۔

نہیں کچھ ہوتا دیکھنا وقت یوں چٹکی بجاتے نکل جائے گا اور کس کو معلوم تھا واقعی وقت نکل جائے گا معلوم ہوتا تو شاید کوئی تدبیر کر لیتے۔۔۔۔

دروازے پر دستک ہوئی دیا کی والدہ نے دروازہ کھولا اور فہام کو دیکھ کر خیر مقدمی انداز میں مسکرائی یں۔

آؤ بیٹا انہوں نے راستہ چھوڑا اگر دیا تو سکول میں ہے انہوں نے فہام کو بتایا۔

جی پتہ ہے کیا میں آپ سے ملنے نہیں آسکتا اس نے اپنائی یت سے پوچھا۔

کیوں نہیں بیٹا مجھے خوشی ہوئی تمہیں دیکھ کر وہ اس کے سامنے بیٹھتی ہوئی بولیں۔۔

آنٹی مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی جو دیا کی موجودگی میں نہیں ہو سکتی تھی اگر آپ اجازت دیں تو میں بات شروع کروں۔ فہام نے پوچھا۔

ہاں کر وانہوں نے پر سوچ انداز میں کہا۔

آپ دیا کے ذریعے میرے بارے میں تو سب جانتی ہیں مگر ایک بات میں آپکو بتانا چاہتا ہوں اور اس نے ایش والی بات بتا دی۔

بہت دکھ ہوا مجھے آنٹی بولیں ان شاءاللہ تمہیں اس سے اچھی کوئی لڑکی مل جائے گی انہوں نے کہا۔

جی آنٹی مل چکی ہے وہ پر اسرار انداز میں مسکرایا۔

وہ سمجھ گ ئی ین مگر پوچھنا ضروری سمجھا کون؟

دیا علی اس نے بلا جھجھک جواب دیا۔

دیکھو بیٹا انہوں نے ایک گہرا سانس لے کر کہا وہ تم سے عمر میں کافی بڑی ہے اور وہ نہیں مانے گی۔

www.novelsclubb.com

جی میں جانتا ہوں اور فرق میرے لی ئے معنی نہیں رکھتا آپکو پتہ ہے نا پیارے ﷺ نے بھی اپنے سے بڑی عورت سے شادی کی تھی اور دیا مجھ سے شادی کے لی ئے نہیں مانیں گی تب ہی تو میں نے آپ سے بات کی کیونکہ مجھے پتہ ہے وہ آپ کی بات کبھی نہیں ٹالیں گیں میرا کوئی بڑا نہیں جو یہ بات آپ سے مناسب انداز میں کرتا اس لی ئے میں نے خود آپ سے یہ بات کی میرا انداز نامناسب ہو گا وہ جھینپا۔

نہیں فہام وہ سنجیدگی سے بولی تمہارا انداز بالکل مناسب تھا کوئی بزرگ بھی ہوتا تو اس مناسب انداز میں بات نہ کر پاتا بہر حال میں دیا سے بات کروں..

******

حمزہ نے زلزلے سے متاثرین کو جان پر کھیل کر بچایا ایک جانب سے اسے بچے کے رونے کی آواز آرہی تھی وہ غالباً ملبے تلے دبا تھا حمزہ نے تیزی سے اس جگہ سے ملبا ہٹایا اس نے ابھی اس بچے کو نکالا ہی تھا کہ ایک جھٹکے سے سارا ملبہ اس پر گر گیا اس

کے ساتھی تیزی سے اس کی جانب مڑے بچہ وہ انکے حوالے کر چکا تھا مگر اپنا آپ نہ بچا سکا اس نے زور لگا کر خود کو نکالنا چاہا مگر اس کی ٹانگیں جو ملبے تلے تھیں وہ بے جان ہو گئی ں اس کے ساتھیوں نے اسے نکالا اور فوراً ہسپتال لے گ ئے۔

حمزہ کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ہسپتال کے بیڈ پر پایا۔

نرس نے اسے ہوش میں آتے دیکھا تو ڈاکٹر کو بلانے چل دی۔

ڈاکٹر نے پیشہ وارانہ انداز میں اس سے سوال پوچھے۔

ڈاکٹر صاحب وہ بچہ کیسا ہے اس نے بے تابی سے پوچھا۔

ڈاکٹر مسکرایا تم نے واقعی ثابت کر دیا کہ تم پاک آرمی کے جوان ہو اپنے بجائے تمہیں دوسروں کی فکر ہے وہ بچہ اب خطرے سے باہر ہے ڈاکٹر مسکرا کر بولا۔

حمزہ نے اٹھنا چاہا مگر وہ اٹھ نہ پایا۔

ڈاکٹر صاحب مجھ سے اٹھا نہیں جا رہا اس نے بے بسی سے کہا۔

ڈاکٹر نے نظریں چراتے ہوئے کہا کمزوری کی وجہ سے نہیں اٹھا جا رہا۔۔

نہیں کوئی اور بات ہے اس کی چھٹی

حس نے اسے خبردار کیا۔

کیا میری ٹانگیں۔۔۔۔ وہ آگے بول نہ پایا۔

ڈاکٹر نے افسوس سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور جانے کو مڑا۔

میرا حوصلہ چٹانوں سے بھی بلند ہے میں پاک آرمی سے وابستہ ہوں اگر میری ٹانگیں وطن عزیز پر قربان ہو گئی ں تو یہ میرے لی ئے فخر کی بات ہے۔

اس کی بات سن کر ڈاکٹر جھٹکے سے پیچھے مڑا اور بے یقینی سے اس کی جانب دیکھنے لگا پھر چلتا ہوا اس کے قریب آیا اور بولا۔

جیسا کہ یہ ہسپتال فوجیوں کے لی ئے مخصوص ہے ہزاروں کے حساب سے میں نے فوجی دیکھے ہیں مگر تمہارے جیسا جی دار کوئی نہیں اس نے اسے سیلیوٹ کیا۔

کیا آپ ایک مہربانی کریں گے اس نے پوچھا۔

یس سر آپ حکم کریں ڈاکٹر نے فدویانہ انداز میں کہا۔

میں آپکو ایک نمبر دیتا ہوں آپ انکو یہ اطلاع کر دیں اس نے نمبر بولا۔

ڈاکٹر نے فون ملا کر باہر کی جانب قدم بڑھادی ئے دوسری جانب کوئی لڑکی تھی

ڈاکٹر نے اسے ایڈریس بتا کر فون بند کر دیا۔

چند لمحوں بعد حمزہ کو آہٹ کا احساس ہوا سامنے دیکھا تو اماں اور کنیز نظر آئی یں وہ

دونوں اسے دیکھتے ہی اس کی جانب تیزی سے بڑھیں۔

اماں نے اس کے ماتھے کو چوما میرا بچہ جبکہ کنیز فاطمہ سسکنے میں مصروف تھی۔

اماں نے اسے ڈانٹا رو کیوں رہی ہے جھلی حمزہ ٹھیک ہو جائی یگا۔

ادھر آؤ حمزہ نے اسے پاس بلایا وہ روتی ہوئی اس کے قریب گ ئی۔

کنیز نہ رو نا دیکھو میں تمہارے آنسو بھی نہیں صاف کر سکتا اس نے بے بسی سے کہا۔

وہ چپ ہو گئی۔

اچھا ایک کام کر دو میر ا اس نے سر گوشی میں کہا۔

کیا کام اس نے سوالیہ انداز میں حمزہ کو دیکھا۔

ایش کو کال کر کے بتا دو حمزہ نے التجائی انداز میں کہا۔

اتنے میں لالا اور ابا شر جیل اور حورین کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔

وہ دونوں اس کے دائیں بائیں کھڑے ہو کر رونے لگے بھیا آپکو کیا ہوا ہے حورین نے پوچھا۔

لالا نے پیار سے حورین کا سر تھپکا۔

www.novelsclubb.com

کنیز فاطمہ نے ایش کو فون کیا وہ شادی کی تیاریوں میں ایک دو دفعہ پہلے بھی اسے فون کر چکی تھی۔

اس نے دل پر جبر کر کہ اسے بتایا اور فون بند کر دیا۔

کیا حمزہ دوبارہ چل پائے گا لالا نے ڈاکٹر سے پوچھا۔

ڈاکٹر نے رشک سے ان کو دیکھا جی آپکا بیٹا بہت بہادر ہے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ سال کے اندر وہ دوبارہ اپنی ڈیوٹی پر ہو گا۔

ان شاء اللہ انہوں نے صدق دل سے کہا۔

ایش تیزی سے کمرے میں داخل ہوئی حمزہ کے قریب آ کر ہولے سے بولی حمزہ۔

حمزہ کو ڈاکٹر نے آرام کا کہہ کر سب کو باہر بھیج دیا تھا۔

حمزہ کو لگا اسکی سماعتوں کو دھوکا ہوا ہے مگر جو نہی اس نے آنکھیں کھولیں تو ایش کو سامنے پایا۔

میں نے کتنا انتظار کیا تمہارا تم اب آئی ہو حمزہ نے شکوہ کناں انداز میں کہا۔

مجھے جیسے ہی پتہ چلا تم ہسپتال میں ہو میں فوراً آئی۔

اچھا بیٹھو اس نے اپنے قریب اشارہ کیا وہ گھوم کر دوسری جانب آکر اس کے بیڈ پر بیٹھی۔

حمزہ ایش نے اس کے گال پر ہاتھ رکھا۔

جی وہ جی جان سے اس کی طرف متوجہ ہوا۔

تمہیں پتہ ہے نا میں تم سے کتنا پیار کرتی ہوں ایش نے کہا۔

میں تجھ کو کتنا چاہتی ہوں"

"کہ تو کبھی سوچ نہ سکے

مجھے پتہ ہے وہ مسکرایا۔

مگر حمزہ میں۔۔۔۔

وہ جملہ ادھورا چھوڑ کر اٹھ گ ئی۔

مگر کیا وہ بے چین ہوا۔

مگر میں کسی لولے لنگڑے سے شادی نہیں کر سکتی اس کے اس جملے پر حمزہ کو لگا ایک بار پھر وہ ملبے تلے دب گیا ہے پہلے صرف ٹانگیں دبی تھیں مگر اب وہ گردن تک دھنس چکا تھا اس کا سانس رک گیا۔

تم مذاق کر رہی ہو ایش اس نے بے یقینی سے کہا۔

نہیں حمزہ مذاق تو قدرت نے تمہارے ساتھ کیا ہے ایش نے افسوس سے کہا۔

اتنی تکلیف تو حمزہ کو تب نہیں ہوئی تھی جب اس کی ٹانگیں بے جان ہوی ئی ں تھیں جب ڈاکٹر نے یہ روح فرسا انکشاف کیا تھا۔

تم خود سوچو اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو کیا تم۔۔۔۔اس نے سوال کیا۔

تم اگر میری جگہ ہوتی تب بھی میرے لیے قابل قبول ہوتی ایش میرے ساتھ یوں مت کرو وہ رو پڑا۔

جو شخص اپنی معذوری کی خبر سن کر نہیں رویا وہ تمہاری اس بات سے رو رہا ہے ایش مت کرو یوں۔

حمزہ تم جذباتی ہو رہے ہو میں چلتی ہوں اور ہاں شادی میری اسی تاریخ پر ہو گی محض دلہا بدلے گا وہ کہہ کر چل دی۔

"بھلا دیں گے تم کو صنم دھیرے دھیرے

محبت کے سارے ستم دھیرے دھیرے

ابھی ناز ہے ٹوٹے دل کو وفا پہ

کہ ٹوٹیں گے سارے بھرم دھیرے دھیرے"

اماں اس سب سے بے خبر کمرے میں داخل ہوئی یں بیٹا میں اور تمہارے لالا ایسے ہی ہیں باقی گھر جا رہے ہیں تینوں کوئی پریشانی تے نہیں اناں دے جان نال اماں نے اس سے پوچھا۔

نہیں اماں میں تھوڑی دیر سونا چاہتا ہوں یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ آپ جا سکتی ہیں۔

اماں اس کی حالت سے بے خبر باہر چلی گ ئی یں ان کو لگا وہ اپنی ٹانگوں کی وجہ سے پریشان ہے گر وہ اس کے دل کا حال سمجھ جاتی تو وہ اس کا حوصلہ بندھاتی مگر وہ چلی گ ئی یں۔

****

آنٹی پلیز مان جائی یں نا پہلے آپ کہہ رہیں تھیں کہ دیا نہیں مانے گی اب میں نے اسے منا لیا

اور آپ نہیں مان رہیں فہام پریشانی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

اچھا تم نے دو صورتیں رکھیں ہیں نا کہ یا میں تمہارے گھر چلوں یا تم ہمارے گھر

انہوں نے پوچھا۔

جی وہ جھٹ سے بولا۔

تم ہمارے گھر رہو گے انہوں نے رضامندی ظاہر کی۔

الحمدُ للہ وہ بے ساختہ بولا۔

****

لالا میرا فون آپکے پاس ہے حمزہ نے پوچھا۔

ہاں پتر تیرے بڑے افسر نے مجھے ہی دیا تھا انہوں نے جیب سے نکالتے ہوئے کہا۔

اچھا وہ مجھے فہام سے بات کرنی ہے اس نے انکے ہاتھ سے لے کر کہا۔

سب کو ان دونوں کی دوستی کا پتہ تھا۔

میں ملا دوں لالا نے پوچھا۔

لالا ہاتھ سلامت ہیں میرے آپ شاید بھول رہے ہیں ٹانگیں ٹوٹی ہیں صرف وہ تلخ انداز میں بولا۔

لالا ایک پل کو حیران رہ گئے پھر شرمندگی سے بولے نہیں وہ میں نے یونہی پوچھا۔

وہ جی بھر کر شرمندہ ہوا وہ ایش کا غصہ ان پر کر رہا تھا۔

لالا سوری وہ میرا مطلب تھا۔۔۔۔اس نے کچھ کہنا چاہا۔

لالا نے آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا میرا بیٹا حوصلہ نہیں ہارنا مایوسی کفر ہے ایک بات یاد رکھنا جب تم اکیلے ہو گے کوئی نہیں ہو گا تمہارے ساتھ تمہیں چاروں طرف اندھیرا دکھائی دے گا لیکن اللہ تمہارا ساتھ تب بھی دے گا

کیونکہ وہ اللہ ماں سے ستر گنا زیادہ پیار کرتا ہے یہ سب تمہاری آزمائش ہے اگر اس میں کامیاب ہو گئے تو وہ تمہیں اپنے انعام سے نوازے گا اور بے شک اللہ کے عطا کردہ انعام کے سامنے ساری دنیا کے انعامات ہیچ ہیں۔

لالا کا ایک ایک لفظ اس کے دل پر اثر کر گیا۔

لالا پنجم تک پڑھے تھے مگر بات یوں کرتے جیسے آج کے پروفیسرز بھی نہیں کر سکتے۔

لالا آپ کو ایک بات بتانی تھی وہ جھجکا۔

بولو بچے وہ شفیق انداز میں گویا ہوئے۔

ایش نے۔۔۔ مجھ سے رشتہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔توڑ دیا ہے اس نے اٹکتے ہوئے جملہ مکمل کیا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

www.novelsclubb.com

تم ایک دفعہ اس سے کھل کر بات کر لو تاکہ بعد میں تمہیں کوئی پچھتاوا نہ ہو لیکن

وجہ کیا ہے لالا نے پوچھا۔

میری معذوری وہ پھر تلخ ہوا۔

جو صرف بہار میں ساتھ دے اور خزاں میں چھوڑ دے ایسے ساتھی کے ساتھ سے

تم اکیلے ہی بھلے ہو وہ بولے بہر حال تم ایک بار اپنی طرف سے کوشش کر لو یہ کہہ

کر لالا باہر چلے گئے۔

اگرچہ کسی بات پر وہ خفا ہوں "

تو اچھا یہی ہے تم اپنی سی کر لو

وہ مانیں نہ مانیں یہ مرضی ہے ان کی

" مگر ان کو پر نم بنا کر تو دیکھو

اس نے ایش کو کال ملائی جو پہلی ہی بیل پر اٹھالی گئی کیوں فون کیا ہے وہ روکھے انداز میں بولی..

****

ایش ایسے تو بات مت کرو مجھ سے حمزہ نے شکوہ کناں انداز میں کہا۔

یار تم کس قدر بے غیرت ہو میں تمہیں اپنے منہ سے کہہ رہی ہوں چھوڑ دو مجھے ایسے حال پر میں تمہارے ساتھ،ایک معذور شخص کے ساتھ نہیں رہ سکتی مجھے تو اس دن تمہیں دیکھا بھی نہیں جارہا تھا کجا کہ پوری زندگی تمہارے ساتھ نو وے اٹس امپاسبل وہ قطعی انداز میں بولی۔

ڈاکٹرز نے یقین دلایا ہے کہ میں سال کے اندر اندر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاؤں گا وہ گڑگڑایا۔

www.novelsclubb.com

اچھا جب پاؤں پر کھڑے ہوئے تب دیکھیں گے یہ کہہ کر ایش نے فون بند کر دیا سم نکال کر توڑ دی۔

نہ منزل ہے نہ منزل کا نشاں ہے "

"کہاں پر لا کہ چھوڑا ہے کسی نے

****

اچھا دیا میرا ایک دوست ہے حمزہ نام ہے اس کا اس کو دیکھ کر مجھے عمر یاد آتا ہے میں اس کو بلاؤں گا شادی پر تم ملنا اس سے وہ بھی فوج میں ہے فہام نے دیا علی کو بتایا۔

ہممم اسے محسوس ہوا وہ عمر کے ذکر پر اداس ہوا ہے۔

فہام اگر تم چاہو تو میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں اس نے فہام کا دھیان بٹانے کو کہا اور واقعی اس کا دھیان بٹ گیا۔

خود جانا چاہ رہی ہیں میرے ساتھ اور چاہ رہی ہیں کہ میں کہوں کہ آپ بھی چلیں

فہام نے اسے چھیڑا۔

اگر ایسا ہے بھی تو کیا غلط ہے میں تمہارے ساتھ جانے کا حق رکھتی ہوں اس نے انگوٹھی اسے دکھا کر کہا جو فہام نے اسے بات پکی ہونے کی خوشی میں تحفتاً دی تھی۔

ہاں سچ میں چلنا میں آج شو کے بعد فون کر کے پوچھوں گا اس سے کیا پتہ وہ ڈیوٹی پر نہ ہو فہام نے اسے کہا۔

****

www.novelsclubb.com

حمزہ فون بج رہا ہے تمہارا کنیز نے حمزہ کو فون پکڑایا۔

اس نے بے دلی سے کان سے لگایا۔

۔اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

وَعَلَيْكُم السَّلَام وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

کہاں غائب ہو یار تم دوسری جانب فہام تھا۔

اسکی آواز سنتے ہی اس کے ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے فہام میں ہسپتال میں ہوں۔

خیریت دوسری جانب فہام بے چین ہوا۔

میں اپاہج ہو گیا ہوں حمزہ سسک اٹھا۔

کیا فہام کے حواس اڑ گئے کہاں ہو اس نے پوچھا

www.novelsclubb.com

اور کچھ دیر بعد وہ اس کے سامنے تھا۔

کیسے ہوا یہ سب فہام نے کنیز فاطمہ سے پوچھا۔

اس نے ساری بات بتا دی ایش کی بات گول کر دی۔

کنیز یہ بھی بتاؤ نا کہ میری شادی ہونے والی تھی مگر لڑکی نے انکار کر دیا کہ کسی لولے لنگڑے سے شادی نہیں کرونگی حمزہ نے اپنا مذاق اڑایا اور

کنیز روتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گ ئی۔

یار دفع کرو اس لڑکی کو اس کی خاطر تم ان کو کیوں پریشان کر رہے ہو کنیز کی حالت دیکھی تم نے فہام نے اسے لتاڑا۔

اپنوں کو تم ان کی خاطر رلا ہو جن کے لی ئے تم کچھ بھی نہیں غلط بات ہے۔

فہام مجھے یقین نہیں آتا وہ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہے تمہیں پتہ ہے وہ دیوانی تھی میری مجھ سے اک پل خفا نہیں رہ سکتی تھی اور اب اس نے مجھے ٹھکرا دیا ہے وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا۔

چلو یار اچھا ہوا اگر بعد میں ایسا ہوتا تو ک ئی زندگیاں برباد ہو تیں دیکھو نا اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے محبت میں عیب تو نہیں دیکھے جاتے بلکہ محبت تو عیب کو

www.novelsclubb.com

لباس کی طرح ڈھانپ لیتی ہے میں تو کہتا ہوں شکرانے کے نفل ادا کرو کہ تمہاری جان اس سے چھوٹ گ ئی جس نے ذرا سا مشکل وقت کیا دیکھا رستہ ہی بدل دیا فہام نے اسے گہرائی سے آگاہ کیا۔

ہمممممم اس نے آنکھیں موند لیں۔

حمزہ میں شادی کر رہا ہوں مگر جب تم ٹھیک گے تب فہام نے حمزہ کو بتایا۔

نہیں تم میرے ٹھیک ہونے کو چھوڑو جو تاریخ طے ہوئی ہے اس کو ہی کرنا حمزہ نے کہا اور ساتھ ہی پوچھا لڑکی کون ہے۔

فہام نے اسے دیا علی کے بارے میں بتایا۔

میں شادی تب ہی کروں گا جب

تم ٹھیک ہو گے اس نے قطعی انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

کیوں اگر میں وہیل چئیر پر تمہاری شادی پر آؤں تو کیا تم شرمندگی محسوس کرو گے کہ تمہارا دوست معذور ہے حمزہ خود اذیتی کی انتہا پر تھا۔

اندر داخل ہوتے ڈاکٹر نے اس کی یہ بات سنی اور بولا اس وقت تو بہت حوصلہ مند تھے اب کیا ہوا۔

اس نے بتایا کہ کیسے ایش نے مجھے ٹھکرایا۔

ویسے میں تمہاری جگہ ہوتا تو شکر کرتا ڈاکٹر نے کہا کیونکہ جس انداز میں اس نے تمہیں چھوڑا صاف پتہ چلتا ہے اسے تم سے محبت کبھی تھی ہی نہیں وہ محض تمہارے ساتھ وقت گزاری کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر صاحب پلیز اس نے ناراضگی سے کہا میں اس کے خلاف مزید کچھ نہیں سنوں گا۔

ڈاکٹر نے اس کی بات سنی ان سنی کر کے کہا یوں لگتا ہے گویا وہ موقع کی تلاش میں ہو اور قدرت نے اسے موقع فراہم کر دیا خیر چھوڑو تم بتاؤ کیسا محسوس کر رہے ہو۔

****

چند ماہ بعد

دیا علی اور فہام کی شادی کے ہنگامے عروج پر ہیں جب ہر طرف سے شور بلند ہوا دولہا کا دوست آگیا۔

حمزہ اسٹک کے سہارے لنگڑاتے ہوئے آرہا تھا اسکے ساتھ اس کا پورا خاندان تھا۔

ارے دولہے کا دوست لنگڑا ہے عورتوں میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئی ں۔

فہام

سٹیج سے نیچے اترا حمزہ کا ہاتھ تھام کر اسے سٹیج پر بٹھایا اور خود کھڑا ہو کر لوگوں سے مخاطب ہوا۔

یہ جو لنگڑا شخص میری شادی میں آیا ہے یہ پیدائشی لنگڑا نہیں بلکہ اس نے آپ سب کی سلامتی کے لیے اپنی معذوری کو قبول کیا ہے فہام نے ہال میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب چاروں طرف سے آواز آئی اور فہام نے سب کو اس واقعے کا بتایا جہاں سب کی نظروں میں ترحم تھا تمسخر تھا مگر اب سب کی نظروں میں احترام تھا محبت تھی۔

بہت سے لوگ آ کر اس سے ہاتھ ملانے لگے۔

بھابھی آپکو برا تو نہیں لگ رہا آپکا شوہر آپکو چھوڑ کر میری تعریفوں کے پل باندھ رہا ہے حمزہ نے دیا کی جانب مڑ کر اس سے پوچھا۔

وہ ہنس دی بالکل بھی نہیں۔

حجلہ عروسی کنیز فاطمہ نے سجایا تھا شادی کے انتظامات میں انہوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔

کمرے میں داخل ہو کر حمزہ نے سلام کیا جبکی کنیز فاطمہ کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگی تھیں۔

وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا اس کا ہاتھ تھام کر اس کی کلائی میں کنگن پہنا دی ئے۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو دیا فہام نے اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہا۔

مجھے کچھ کہنا ہے تم سے یہ کہہ کر وہ کمرے کے کونے میں موجود اپنا گٹار اٹھا لایا۔۔

چند دن کے لیے وہ اپنے گھر تھا) اس نے گٹار اٹھایا اور دیا کے سامنے بیٹھ کر اس کا چہرہ نظروں میں رکھ کر بولا

"کناں کر دے آں پیار جے توپچھد ا ایں یارا

کناں کر دے آں پیار جے توپچھد ا ایں یارا

توتے ساہاں تو وی نیڑے توتے جاں تو وی پیارا

رہی ئے ہر ویلے تیریاں خیالاں وچ کھوئے

تینوں پا کے سانوں لگے اسی بھاگاں والے ہوئے

ساڈا تیرے نال جہان توہی جین دا سہارا

توتے ساہاں تو وی نیڑے توتے جاں تو وی پیارا

تینوں دل دے محلے وچ رکھیا لکو کے

ساڈے نیناں ول ویکھیں کدے سامنے کھلو کے

www.novelsclubb.com

تینوں آپے ساڈے بارے پتہ لگ جاؤ گا سارا

" توتے ساہاں تو وی نیڑے توتے جان تو وی پیارا

دیا نے ذرا سی نظر اٹھائی مگر فہام کی نظروں میں چاہت کا جہاں آباد دیکھ کر اس کی نظریں جھک گی ئی ں۔

****

حمزہ آخر کنیز سے شادی کرنے میں کیا حرج ہے آج تیسرا دن تھا فہام حمزہ کو مسلسل منانے میں لگا تھا۔

یار مجھے اچھا نہیں لگتا اس کو میں نے ایش کے لیۓ چھوڑا اور اب ایش نے چھوڑا ہے تو میں اس کو اپنا لوں حمزہ اداسی سے بولا۔

اس کا مطلب ہے تم آج بھی اس کے سحر میں گرفتار ہو فہام نے بے یقینی سے اس کا چہرہ دیکھا۔

نہیں مگر وہ رکا۔

کیا مگر فہام نے پوچھا۔

جب تم نے مجھے بتایا تھا کہ اس نے تمہارا پرو پوزل کیسے ریجیکٹ کیا تھا اس کے بعد میرے دل میں اس کی چاہت باقی نہیں رہی حمزہ سنجیدگی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

اچھا مطلب میں تمہاری اور کنیز کی شادی پکی سمجھوں فہام چہکا۔

جی نہیں پہلے بھابھی سے کہو اس سے رائے لیں اس کے بعد دیکھیں گے حمزہ نے اس کی خوشی ملیامیٹ کر دی۔

یار جیسے اس نے تمہارا خیال رکھا قدم قدم پر سہارا دیا اس کے بعد بھی کوئی ثبوت باقی ہے ؟ فہام زچ ہو کر بولا۔

میرے لیے اس کی رائے بہت اہمیت رکھتی ہے ایسا نہ ہو وہ ہمدردی میں یا ترس کھا کر مجھ سے شادی کر لے اور ساری زندگی اسے پچھتاوا ہو حمزہ نے کہا۔

او کے میں دیا سے کہوں گا فہام نے کہا۔

****

ایش تم اس سے معافی مانگو وہ تم سے بے حد پیار کرتا ہے وہ معاف کر دے گا تمہیں ایش کی ماں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

اس کا نمبر بھی بند رہتا ہے گھر میں جانا نہیں چاہتی ایش پریشانی سے بولی۔

تم نہیں جاسکتی وہ تو آسکتا ہے نا اس کی ماں معنی خیزی سے مسکرائی۔

پھر حمزہ کے گھر ایش کا پیغام پہنچ گیا اتفاق کی بات ہے کہ حمزہ کو ہی پیغام رساں ملا۔

پیارے حمزہ۔۔۔۔۔۔۔

..کہاں ہو تم چلے آؤ محبت کا تقاضا ہے

****

وہ کچھ سمجھ نہ پایا اس نے پرانی سم نکال کر آن کی جیسے ہی اس نے سم آن کی ایش کی کال آگئی اس نے گہرا سانس لے کر خود کو کمپوز کیا۔

حمزہ میں ایش وہ بولی۔

تعارف کی ضرورت نہیں آپکو پہچانتا ہوں میں اس نے سرد لہجے میں کہا۔

ایش کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر دوڑ گ ئی وہ بمشکل گویا ہوئی مجھ سے ملنے آؤ پلیز اس نے گھر آنے کا کہہ کر فون بند کر دیا گویا اسے یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا۔

اس نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے فہام کو فون کیا۔

اس نے کیوں اب تمہیں فون کیا ہے اب کونسی محبت یاد آئی ہے اس کو وہ مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولا یار تم انسان ہو کوئی کٹھ پتلی نہیں کہ جب جی چاہا جہاں جی چاہا رخ موڑ لیا تمہیں وہ سب بھول گیا ہو گا مگر نہ میں بھولا ہوں نہ ہی اماں وغیرہ بھولی ہیں تم پھر سے اس کی خاطر ہم سب کو سولی پر نہیں لٹکا سکتے وہ اشتعال سے بولا۔

ریلیکس یار وہ فہام کی اس قدر محبت پر مسکرا دیا۔

اچھا میں جاؤں ملنے وعدہ دوبارہ اس سے تعلق نہیں رکھوں گا بس میں جاننا چاہتا ہوں کہ ایسا کیا ہوا جو وہ اتنے ماہ بعد اسے میرا خیال آیا حمزہ سوچتے ہوئے بولا۔

ہمممم ٹھیک ہے اور کنیز کا سوچا فہام نے پوچھا۔

اماں سے کہو شادی کی تیاریاں کریں حمزہ

مسکرایا۔

سچی فہام خوشی سے بولا۔

ہاں نا سچی اس نے یقین دلایا۔

وہ ایش سے ملنے گیا اس کی ماں نے بہت شرمندگی کا اظہار کیا کہ وہ اس سے رشتہ

نہیں کر پائی اس بات کا ان کو بہت افسوس ہے۔

اٹس اوکے آنٹی کوئی بات نہیں گزری باتوں کو دہرانے کا کیا فائیدہ۔

انہوں نے اسے ایش کے کمرے میں پہنچا دیا۔

ایش اس کو دیکھ کر بولی مجھے یقین تھا تم ضرور آئو گے۔

ظاہر ہے میں نے تم سے پیار جو کیا تھا حمزہ اس کو جتا کر بولا۔

تمہیں اپنے پاؤں پر کھڑے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی اس نے بات بدلی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تمہیں کیسے پتہ چلا میں ٹھیک ہو گیا ہوں حمزہ نے پوچھا۔

کنیز نے بتایا اس کو فون کیا تھا میں نے ایش نے بتایا۔

مجھے کیوں بلایا اس نے کھڑے کھڑے پوچھا۔

تم بیٹھو نا اس نے صوفے کی جانب اشارہ کیا۔

نہیں میں ٹھیک ہوں تم بولو حمزہ نے خشک انداز میں کہا۔

حمزہ مجھے پتہ ہے تم مجھ سے بے حد خفا ہو تم نے مجھے بد دعا دی تھی تب ہی میں بھی معذور ہو گئی ہوں وہ شکوہ کناں ہوئی۔

www.novelsclubb.com

فہام کو حیرت کا زبردست جھٹکا لگا مگر اس نے تیزی سے خود کو سنبھالا کب اور کیسے اس نے سرسری انداز میں پوچھا۔

کچھ وقت پہلے وہ بات گول کر گئی۔

اتنے میں ملازمہ چائے کے ساتھ دیگر لوازمات لے کر داخل ہوئی۔

اس سب کی ضرورت نہیں وہ جانے کے لیے مڑا۔

حمزہ مجھ سے منہ پھیر کر مت جاؤ ایش تڑپ اٹھی۔

میں دوبارہ آؤں گا وہ اسے زندگی کی نوید سنا کر چلا گیا۔

****

الحمدُللہ آج میری محبت معتبر ہوئی کنیز فاطمہ بے ساختہ سجدہ ریز ہوئی دیا فقط اسے دیکھ کر رہ گئی۔

اتنا پیار کرتی ہو حمزہ سے وہ محض اتنا ہی کہہ سکی۔

یہ تو کچھ بھی نہیں ہے پتہ ہے دیا میرا بس چلے اس کے قدموں کی دھول بن جاؤں اس کی نظر اتاروں جب وہ میرے سامنے ہوتا ہے تو میں سب کو بھول جاتی ہوں نظریں اس کے چہرے سے پلٹنے سے انکاری ہو جاتی ہیں میرا پتہ ہے دل چاہتا ہے میں اسکے نزدیک کوئی پریشانی نہ آنے دوں وہ بے چین ہو تو مضطرب میں بھی ہو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جاتی ہوں پتہ ہے جہاں وہ قدم رکھتا ہے میں بھی وہاں قدم رکھتی ہوں آج اس نے اپنا دل کھول کر دیا کے سامنے رکھ دیا۔

پاگل اس نے ہنس کر کنیز کو گلے لگایا۔

دیکھو تمہاری محبت میں سچائی تھی نا سو وہ تمہیں مل گیا دیا نے مسکرا کر کہا۔

****

کیوں بلایا تھا اس نے تمہیں فہام نے حمزہ سے پوچھا۔

حمزہ بہت آزردہ دکھائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

فہام وہ معذور ہو گئی ہے وہ دلگرفتگی سے بولا۔

فہام چونکا۔

اوہ تب ہی اسے تمہاری یاد آئی فہام طنزیہ انداز میں گویا ہوا اس نے تو اس وقت تم سے بہت اچھا سلوک کیا تھا نا۔

یار اسے میری ضرورت ہے وہ بے بس دکھائی دے رہا تھا۔

حمزہ تم کہیں دوبارہ سے اس سے۔۔۔۔۔اس نے خدشہ ظاہر کیا۔

نہیں مجھے محض اس سے ہمدردی ہے حمزہ نے قطعی انداز میں کہا۔

اوہ پھر ٹھیک ہے ظاہر ہے تم بھی اس فیز سے گزرے ہو تم اس سے ہمدردی محسوس کر رہے ہو گے مگر یہ صرف ہمدردی ہی ہونی چاہیئے بس اس سے زیادہ کچھ نہ ہو فہام نے اسے تنبیہ کی۔

شادی کی تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھی دیا کی امی بھی حمزہ کے گھر آچکی تھیں دونوں گھرانوں میں مراسم خاصے خوشگوار تھے۔

حمزہ ایش سے ملنے جاتا رہا اور کنیز اس سے باخبر تھی۔

کل میری شادی ہے شادی میں ضرور آنا حمزہ نے ایش اور اس کی ممی سے کہا اور کارڈ میز پر رکھ کر کھڑا ہوا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حمزہ میں مر جاؤں گی تمہارے بنا ایش کی آنکھ سے آنسو نکلا۔

حمزہ بے چین ہوا جو بھی ہوا مگر اس چہرے سے اس نے بے پناہ محبت کی تھی۔

پلیز ایش کوئی کسی کے لیے نہیں مرتا میں مرا تمہارے بنا نہیں نا زندہ سلامت

تمہارے سامنے ہوں حمزہ نے ناگواری سے کہا۔

پر بیٹا ایش کی ممی نے کچھ کہنا چاہا مگر حمزہ نے ان کو ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیا

اور بولا ایش میں محض ہمدردی میں تمہارے گھر آتا ہوں اب محبت باقی نہیں رہی یہ

کہہ کر وہ چل دیا پیچھے ایش کی آواز آتی رہی مگر وہ نظر انداز کر کے چلا گیا۔

کنیز فاطمہ دلہن بنی حمزہ کا انتظار کر رہی تھی اس کا کمرہ گلاب کے پھولوں سے مہکا ہوا

تھا۔

دیا نے کمرہ سجا کر اسے کہا تھا۔

کنیز فاطمہ تمہارا اور میرا حساب برابر تم نے میرے لی ئے کمرہ سجایا تھا آج میں نے

تمہارا کمرہ سجایا دیا علی نے اسے چھیڑا۔

وہ یہ سوچ کر مسکرائی اتنے میں دروازہ کھلا اور حمزہ داخل ہوا

۔اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُاَللہِ وَبَرَکاتُہ

وَعَلَیکُم اَلسَلَام وَرَحمَۃُاَللہِ وَبَرَکاتُہ

اس نے آہستگی سے کہا۔

اماں نے کہا ہے دونوں شکرانے کے نفل پڑھ لینا اس نے اماں کا پیغام پہنچایا۔

نفل کی ادائیگی کے بعد حمزہ کنیز فاطمہ کے پاس آیا۔

"میرا محبوب میرا صنم آرہا ہے"

کنیز فاطمہ کی دھڑکنوں نے شور برپا کیا۔

www.novelsclubb.com

حمزہ نے اس کی کلائی تھام کر ایک خوبصورت سا بریسلیٹ اس کی کلائی کی زینت بنا دیا۔

بہت پیاری لگ رہی ہو ہمیشہ سادہ سے حلیے میں رہنے والی کنیز فاطمہ پہ ٹوٹ کر روپ آیا تھا۔

حمزہ نے اس کا ہاتھ تھاما اور اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

تمہیں معلوم ہے کنیز فاطمہ کہ مجھے ہمیشہ سکون تمہارے پاس آ کر ہی ملتا ہے وہ اس کا ہاتھ اپنے دل پر رکھتے ہوئے بولا۔

جب میں تکلیف میں تھا تو تم نے مجھے مرہم لگایا تھا میں یہ تو نہیں کہتا کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں مگر میں یہ یقین دلاتا ہوں تمہیں کہ میں تمہارا وفادار رہوں گا تم سے پیار کروں گا اس نے آنکھیں موندے کہا۔

www.novelsclubb.com

کنیز فاطمہ کی آنکھ سے آنسو نکلا اور حمزہ کے گال پر گرا۔

وہ بے چین ہو کر اٹھا کنیز کیا ہوا حمزہ پریشانی سے بولا۔

کچھ نہیں اس نے تیزی سے خود کو سنبھالا۔

میری کوئی بات بری لگی وہ شرمندہ ہو گیا۔

نہیں حمزہ وہ بھلا اپنے محبوب کو پریشان دیکھ سکتی تھی یہ خوشی کے آنسو ہیں کہ میرا نام آپ کے نام کے ساتھ جڑ گیا ہے مجھے آپ سے اور کچھ نہیں چاہیئے وہ کہہ کر اٹھی۔

حمزہ نے تیزی سے اس کی کلائی تھامی اور اسے خود سے قریب کر لیا۔

صبح کنیز فاطمہ کی آواز فون کی بیل سے کھلی فون بج بج کر بند ہو چکا تھا اس نے حمزہ کی جانب دیکھا وہ پر سکون انداز میں سو رہا تھا وہ بے ساختہ اس کے قریب گ ئی۔

کنیز فاطمہ نے اس کے ماتھے سے بال ہٹا کر اس کی بند آنکھوں کو چوما وہ مضطرب ہوا

وہ تیزی سے پیچھے ہوئی۔

وہ کروٹ بدل کر لیٹ گیا وہ مسکرائی اور باہر آگ ئی۔

ہممممم دلہنیا اکیلی ہیں دلہا کہاں ہے دیا علی نے اسے دیکھ کر چھیڑا۔

وہ شرما گیں مسکراہٹ سجا کر بولی وہ سو رہے ہیں۔

فہام اٹھ کر اندر حمزہ کے کمرے میں چلا گیا دروازے پر رک کر بولا۔

بھابھی اندر جانے کی اجازت ہے اس کا انداز سراسر چھیڑنے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ جھینپی۔

اٹھ جا یار اس نے اسے جگایا اتنے میں فون کی بیل بجی اور حمزہ اٹھ گیا۔

کس کا فون ہے اس نے آنکھیں ملتے ہوئے پوچھا۔

پتہ نہیں اس نے فون اس کے حوالے کیا اور باہر آ گیا۔

باہر آکر وہ ابھی بیٹھا ہی تھا کہ حمزہ تیزی سے آیا فہام گاڑی کی چابی دو وہ بہت مضطرب لگ رہا تھا۔

مگر تم جا کہاں رہے ہو فہام نے سوال داغا۔

تم چلو میرے ساتھ اس نے فہام کو بھی ساتھ گھسیٹا۔

ہم آتے ہیں تھوڑی دیر میں اس نے سب کو حیران دیکھ کر کہا اور چل دیا۔

حمزہ اسے ایڈریس سمجھانے لگا۔

پر ہم جا کہاں رہے ہیں فہام جھنجھلا کر بولا۔

www.novelsclubb.com

ایش کے گھر حمزہ نے اس کے سر پر بم پھوڑا۔

واٹ تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا فہام کے تو سر پر لگی تلوؤں پہ بجھی۔

تم کیا سوچ کر وہاں جا رہے اس نے گاڑی موڑنا چاہی۔

... مگر حمزہ نے اسے روک دیا وہ علاج نہیں کروا رہی

****

وہ دوائی ی نہیں کھا رہی اسے میری ضرورت ہے حمزہ نے اسے روکتے ہوئے کہا۔

ابے چپ تیری ضرورت ہے جس کے ساتھ کل تیری شادی ہوئی جو ایک دن کی دلہن ہے تو اسے چھوڑ کر ایش کے پاس جا رہا ہے جس نے تیری معذوری کا سن کر رستہ ہی بدل دیا تھا فہام بھڑک اٹھا۔

پلیز دیکھ بس آج حمزہ نے فہام کے آگے ہاتھ جوڑے۔

وہ بے بس ہوا حمزہ۔۔۔۔

تجھے ہماری دوستی کی قسم حمزہ تیزی سے بولا۔

فہام نے لب بھینچے اب باقی کیا بچتا ہے اس نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی۔

چند لمحوں بعد وہ اس کے گھر پہنچ گ ئے فہام ڈرائی نگ روم میں بیٹھا رہا جبکہ حمزہ ایش کے کمرے میں چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ ابھی بیٹھا ہی تھا کہ ایک طرحدار خاتون اسکے سامنے آکر بیٹھی جو خوبصورتی میں ایش سے بڑھ کر تھی میں ایش کی ممی ہوں وہ مسکرائی جبکہ وہ مسکرا بھی نہ سکا وہ کنیز کا سوچ کر پریشان ہو رہا تھا جب اسے پتہ چلے گا تو اس پر کیا بیتے گی۔

آپ کیا کرتے ہیں ایش کی ممی نے پوچھا وہ ابھی بولنے ہی والا تھا کہ اس کا فون بجا۔

ایکسکیوزمی اس نے فون دیکھا دیا علی کا فون تھا اس نے بے دلی سے فون اٹھایا۔

کہاں ہیں آپ ہم سب انتظار کر رہے ہیں آئیں تو ناشتہ کریں اس کی چہکتی ہوئی آواز آئی۔

اس کی خوشی کو اداسی میں کیسے بدلوں وہ یہی سوچ رہا تھا کہ دیا بولی فہام سن رہے ہو۔

ہاں ہاں سن رہا ہوں ہم آتے ہیں اس نے بمشکل کہا اور کال ڈسکنکٹ کر دی۔

آپ حمزہ کو بلا دیں پلیز اس نے ان کے واہیات لباس سے منہ موڑ کر کہا۔

ارے ایسے کیسے آپ پہلی دفعہ ہمارے گھر آئے ہیں انہوں نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے ملازمہ کھانے پینے کے لوازمات لیئے آرہی تھی۔

نہیں شکریہ وہ روکھے انداز میں کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

اچھا آپ بیٹھیں میں حمزہ کو بلاتی ہوں وہ بادل نخواستہ اٹھ کر گئی۔

چند لمحوں بعد ملازمہ نے آکر بتایا کہ حمزہ صاحب آپ کو اندر بلا رہے ہیں وہ اس کی ہمراہی میں اندر چلا گیا۔

ایش لیٹی تھی جبکہ حمزہ اس کے قریب ہی بیٹھا تھا اسے بہت غصہ آیا۔

ایش اسے دیکھ کر بولی فہام مجھے معاف کر دو میں نے تمہارا دل بہت دکھایا۔

اٹس اوکے اس نے بے نیازی دکھائی اگر تم یہ سب نہ کرتے تو مجھے دیا علی کیسے ملتی بہر حال حمزہ چلیں اب دیا نے فون کیا تھا کہ کنیز بھی انتظار کر رہی ہو گی اس نے جتا کر کہا۔

یار میں ایش کے ڈاکٹر کے آنے تک یہیں ہوں تم جاؤ میں آجاؤں گا حمزہ نے کہا۔

فہام کا پارہ ایک دم ہائی ہوا۔

تمہارا دماغ خراب ہے کیا اس کے ماں باپ ہیں اس کے پاس اس کی دیکھ بھال کو تم چلو میرے ساتھ اس نے حمزہ کی بازو تھامی۔

حمزہ نے سہولت سے اپنی بازو چھڑائی تم جاؤ میں آجاؤں گا ابھی ایش کو میری ضرورت ہے اس نے ایش کو دیکھتے ہوئے کہا۔

بھاڑ میں جاؤ تم فہام بھنا کر چلا گیا۔

جیسے ہی وہ گھر گیا سب نے سوالیہ نظروں سے اس سے حمزہ کا پوچھا۔

وہ اس کا دوست بیمار ہے وہ اس کے پاس گیا ہے آجائے گا کچھ دیر میں وہ پھیکے سے انداز میں مسکرایا دیا ناشتہ لا دو یہ کہہ کر وہ اندر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

دیا ناشتہ لے کر آئی تو اسے کھوئے ہوئے دیکھ کر بولی کیا حمزہ کا دوست زیادہ بیمار

ہے؟

اللہ کرے مر ہی جائے وہ اس نے ایش کو غائبانہ بد عادی۔

نہیں دیا ادھر بیٹھو مجھے کچھ بتانا ہے تمہیں اس نے دیا کی اپنے قریب جگہ بنائی۔

پھر اس نے ساری بات بتا کر پوچھا اب بتاؤ کیا ہو گا حمزہ پھر ایش کی جانب لوٹ رہا

ہے کنیز کا کیا ہو گا اتنے میں باہر سے کچھ گرنے کی آواز آئی کنیز جو دیا کو بلانے آئی

تھے اب لٹھے کی مانند سفید چہرہ لیے کھڑی تھی اور ہاتھ میں موجود چوڑیاں جو شاید

اس نے ابھی اتاری تھی فرش پر گر کر ٹوٹ چکیں تھیں۔

فہام بھی تیزی سے باہر آیا اور اس کو دیکھ کر پریشان ہو گیا۔

کنیز اندر آؤ دیا نے اس کا

ہاتھ تھامنا چاہا مگر وہ ایک جھٹکے سے مڑی اور بھاگ کر خود کو کمرے میں بند کر لیا۔

کنیز دیا اس کے پیچھے بھاگی فہام بھی بے ساختہ لپکا۔

کنیز دروازہ کھولو پلیز دیا نے دروازہ بجایا۔

اتنے میں اماں آگ ئی یں کیا ہوا کنیز بو ہا کیوں بند کیتا ای انہوں نے آواز لگائی مگر جواب ندارد۔

کیا ہو یا انوں اماں نے دیا علی اور فہام کی جان دیکھتے ہوئے پوچھا۔

دیا علی نے روتے ہوئے ساری بات بتائی۔

اماں چند لمحوں کے لی ئے خاموش ہو گ ئی یں۔

www.novelsclubb.com

چل پتر فیر رب دی مرضی وہ کہہ کر شکستہ انداز میں لوٹ گی ئی ں۔

دیا چلو کمرے میں اس سے پہلے کہ کسی اور کو پتہ چلے میں حمزہ کو دوبارہ کال کرتا ہوں فہام بولا۔

وہ اثبات میں سر ہلا کر اس کے ساتھ چل دی۔

حمزہ نے ایش کی خراب ئی صحت کا بتا کر رات آنے سے معذرت کر لی تھی فہام نے گھر میں بتایا اس کے دوست کی طبیعت بہت خراب ہے وہ آج رات نہیں آ سکے گا۔

حمزہ کے والد نے کنیز کا پوچھا۔

وہ شرما رہی ہے کمرے میں ہے۔

دیا علی کی امی کو کچھ کچھ صورتحال کی سمجھ آ رہی تھی انہوں نے دیا سے پوچھا مگر دیا نے انکو ٹال دیا۔

رات کا اندھیرا چار سو چھایا تھا ہر ذی روح خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا مگر کوئی ایسا بھی تھا جو سجدے میں گڑگڑا رہا تھا تڑپ رہا تھا اور زبان پہ ایک ہی کلمہ جاری تھا یا اللہ اسے میرا محرم بنا دے یا مجھے صبر دے دے اس کا رونا اور تڑپنا ایسا تھا کہ اس مالک نے اس کے لی ئے ایک بہترین فیصلہ کر دیا۔

کنیز کو یاد آیا شادی سے پہلے اس نے کیسے اسے رب سے مانگا تھا اس کے رب نے اس کی دعا تو سن لی تھی مگر شاید کوئی آزمائش باقی تھی شاید اللہ اس کے پیار کی گہرائی کو دیکھنا چاہ رہے تھے۔

حمزہ گھر آئیں میں انتظار کر رہی ہوں کنیز نے حمزہ کو فون کر کے کہا اور فون بند کر دیا۔

اسکی آواز سن کر حمزہ بے چین ہوا اسے لگا وہ روئی ہے کنیز اس نے پکارا مگر فون بند ہو چکا تھا۔

اس نے کال بیک کی مگر کنیز کا فون نمبر بند تھا شائد نئے جوڑے گئے رشتے کا اثر تھا حمزہ ایش کو روتے ہوئے چھوڑ کر آ گیا۔

کنیز دروازہ کھولو اس نے بے چینی سے دروازہ کھٹکھٹایا اسکی آواز سنتے ہی کنیز نے دروازہ کھولا۔

اسکی صورت دیکھ کر حمزہ کے دل کو کچھ ہوا کنیز تم روئی ہو۔

روؤں نہ تو کیا کروں میں کل ہماری شادی ہوئی تھی اور آج مجھے آپ چھوڑ کر کسی اور کے پاس چلے گے وہ پھٹ پڑی۔

کنیز ایسا نہیں ہے اس کی طبیعت خراب۔۔۔۔۔ حمزہ نے کہنا چاہا۔

بھاڑ میں جائے اس کی طبیعت وہ بھنائی ی

اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے سامنے گھٹنوں کے بل جھکی مجھے آپ چاہی ئی ں ساری زندگی کے لی ئے پلیز حمزہ میں آپ سے ساری زندگی کچھ نہیں مانگوں گی اپنے نام کی طرح ساری زندگی آپ کی کنیز بن کر گزار دوں گی آپ اب ایش کے پاس مت جانا اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

حمزہ ساکت رہ گیا وہ کنیز کی محبت میں اس قدر شدت دیکھ کر دنگ رہ گیا۔

اس کا رونا حمزہ کا دل دہلا گیا اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسکو اٹھایا۔

میں ایش سے محبت۔۔۔دروازے پر دستک ہوئی حمزہ نے بات ادھوری چھوڑ کر دروازہ کھولا باہر دیا تھی۔

****

ایش آج جیسے حمزہ تمہیں چھوڑ کر گیا ہے لگتا تو نہیں کہ اسے تم سے محبت اب بھی ہے ایش کی ممی نے کہا۔

اوہ ممی آپ تو جانتی ہیں نا میرا سحر اتنی جلدی اترنے والا نہیں واپس ضرور آئے گا وہ مجھے یقین ہے وہ غرور سے بولی۔

کتنی غلط بات ہے ایش پہلے تم نے اس کی معذوری کی بنا پر اس سے شادی نہ کی اور اب اس بیچارے کی شادی ہو گئی تب بھی تمہیں سکون نہیں ہے اسکے ڈیڈ اندر آتے ہوئے بولے۔

اوہ مائی گاڈ ناٹ اگین ڈیڈ اس نے اکتا کر کہا وہ افسوس سے سر ہلا کر اندر چلے گ ئے

جبکہ اس کی ممی منہ بنا کر رہ گ ئی یں ایسے ہی ہیں یہ شروع سے۔

****

شاید حمزہ کہہ رہے تھے کہ وہ ایش سے محبت کرتے ہیں شکر ہے یہ سننے سے پہلے ہی

دیا آگ ئی یں۔

یااللہ حمزہ کے دل سے ایش نکال دے کنیز فاطمہ نے نماز کے بعد دعا کے لی ئے ہاتھ

اٹھائے تو آنکھوں سے آنسو رواں ہو گ ئے۔

ایسے میں اس فون بجا۔

****

جی بھائی اس نے فہام کی بات سن کر فون بند کر دیا۔

کنیز کس کا فون تھا دیا نے پیچھے سے آ کر پوچھا۔

فہام بھائی کا کہہ رہے تھے حمزہ کو سٹوڈیو بھیجو ہم نہیں کہیں جانا ہے کنیز نے بتایا اور حمزہ کو بتانے چل دی۔

آج دیا، فہام اور امی کی واپسی تھی۔

****

پر ہم جا کہاں رہے ہیں حمزہ نے جھنجھلا کر کوئی دسویں بار پوچھا۔

جب پہنچیں گے تو تمہیں بھی پتہ چل جائے گا فہام نے اطمینان سے جواب دیا۔

حمزہ نے ناراضگی کے اظہار کے لیے چہرہ دوسری جانب موڑ دیا۔

ایک ریسٹورنٹ کے آگے اس نے گاڑی روک دی اترو اس نے حمزہ سے کہا۔

یہاں کیوں آئے ہیں حمزہ نے پوچھا۔

یہاں ان کو ویٹر کی ضرورت تھی تمہیں لایا ہوں فہام بھنا کر بولا۔

اچھا یار مطلب کھانے کا پروگرام تھا سیدھا بتانا تھا اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

ہم یہاں کسی سے ملنے آئے ہیں فہام نے بتایا۔

کس سے حمزہ حیرانی سے بولا۔

صبر کر لو خدا کے لی ئے فہام نے تنگ آکر کہا۔

چند لمحوں بعد ایک خوبصورت سا جوان ان کے سامنے آکر بیٹھا۔

یہ ایک ابھرتا ہوا اداکار ہے اویس نام ہے اس کا۔

فہام نے تعارف کروایا اور دونوں نے مصافحہ کیا۔

چند لمحوں بعد اویس نے جو انکشافات کی ئے اس نے حمزہ کی حالت بری کر دی فہام اس کی کیفیت سمجھ رہا تھا مگر خاموش تھا۔

وہ بمشکل اٹھا اور جا کر گاڑی میں بیٹھ گیا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا میں کبھی نہ مانتا مگر وہ تصویریں وہ سب کچھ اس کے آنسوؤں لگاتار بہے چلے جا رہے تھے فہام نے اسے گلے لگا کر بھینچا۔

سانوں چڑیا اے عشق دے تیراں"

کپڑے لیراں حال فقیراں

" عشق پوایاں زنجیراں عشق پوایاں زنجیراں

اس نے گاڑی واپسی کی جانب موڑ دی ایک ویران جگہ دیکھ کر اس نے گاڑی رکوا دی اور نیچے اتر کر ایک بینچ پر بیٹھ گیا۔

اتنا بڑا دھوکا اس نے سر ہاتھوں پر گرا لیا۔

کوئی ایسے کیسے کسی کے دل کے ساتھ کھیل سکتا ہے اس نے پیشانی پر زور سے مکا مارا افہام گھبرا گیا سنبھالو خود کو حمزہ پلیز۔

وہ زور زور سے رونے لگا اکا دکا راہگیر رک کر تماشہ دیکھنے لگے۔

*****

www.novelsclubb.com

فہام بے بسی سے اسے سمجھانے لگا مگر اس نے زور سے اسے دھکا دیا جاؤ یہاں سے

نہیں چاہیئے مجھے کسی کی ہمدردی وہ بولتے بولتے ہانپا اور ایک جانب لڑھک گیا۔

ہائے بیچارے کو لگتا ہے کوئی روگ لگا ہے لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے۔

"مجنوں وانگ تماشہ بنے ہاں مارے پتھر زمانے "

اس نے ایک آدمی کی مدد سے حمزہ کو گاڑی میں ڈالا اور ہسپتال کی طرف روانہ ہو

گیا۔

ان کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔ کیا پریشانی ہے ان کو؟

ڈاکٹر نے پیشہ وارانہ انداز میں پوچھا۔

ڈاکٹر سے کچھ بھی نہیں چھپانا چاہیئے اس بات پر عمل کرتے ہوئے اس نے ڈاکٹر کو

ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔

اوہ سو سیڈ ڈاکٹر نے افسوس کیا۔

www.novelsclubb.com

فہام نے گھر فون کر کے اطلاع دی جس پر سب ہسپتال کو دوڑے۔

حمزہ غنودگی میں تھا جب اسے محسوس ہوا ایش اس کے پاس آئی ہو "ایش" اس نے بے تابی سے پکارا۔

کنیز جو اس کے ماتھے پر آئے بال سنوار رہی تھی اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی روکی اور باہر کی جانب بھاگی۔

سانوں سدنا ایں نام اودا لے کے"

"تینوں پیندے اودے پلیکھے

دیا وہ آج بھی اس کا ہے اس کے آنسو تھمنے میں نہیں آرہے تھے تم لوگوں نے اسے مجبور کیا ہے مجھ سے شادی کرنے پر مجھے اس کے جسم سے غرض نہیں مجھے اس کا دل چاہیئے میں اس کے جسم

کی طلبگار نہیں ہوں وہ بے بسی سے بولی۔

دیا نے نفی میں سر ہلایا ہم نے کوئی زبردستی نہیں کی تھی اس نے خود کہا تھا اور تم جانتی ہو کہ بھولنے میں وقت تو لگتا ہے تم اسے کچھ وقت دو پھر دیکھنا وہ ایک دن تمہارا ہو گا دیا نے اسے پیار سے گلے لگا کر کہا وہ پر سکون ہو گئی اور شرمندہ بھی کہ اس نے اتنا شدید ردعمل ظاہر کیا اس نے شرمندگی دیا پر ظاہر کی اور دیا نے ہنس کر اسے معاف کر دیا۔

****

ایش دو دن ہو گئے ہیں حمزہ نے کوئی رابطہ نہیں کیا ایش کی ممی فکر مندی سے بولیں۔

آجائے گا ممی آپ فکر کیوں کرتی ہیں اس نے بے فکری سے کہا اور فون ملا کر اس کے اٹینڈ ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

****

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آج حمزہ کافی بہتر محسوس کر رہا تھا اس نے ایک پل کے لیے بھی کنیز کو اپنے پاس سے اٹھنے نہیں دیا تھا وہ جھینپی جھینپی سی اس کے قریب بیٹھی تھی کہ ایسے میں حمزہ کا فون بجا کنیز خوفزدہ ہو گئی کہ ایش کا فون ہو گا۔

ہاں ایش کیسی ہو حمزہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا کنیز ایک جھٹکے سی اٹھ کھڑی ہوئی حمزہ نے پھرتی سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے جانے سے روکا اور اسے کھینچ کر پاس بٹھا لیا۔

ایش سے ملاقات طے کر کے وہ اس کی جانب متوجہ ہوا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارا مقام میں کبھی کسی کو نہیں دوں گا حمزہ نے اسکا ماتھا چوما وہ شرم سے دہری ہو گئی حمزہ نے مسکرا کر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا وہ فوراً باہر کی جانب بھاگی۔

وہ بھی اس کے پیچھے ہی باہر آیا وہاں سب موجود تھے حورین نے فوراً اپنے قریب اس کے لیے جگہ بنائی وہ اس کے پاس جا بیٹھا سامنے فہام بیٹھا اماں کی کسی بات پر

ہنس رہا تھا یار فہام اویس کی جانب چلنا ہے چلو گے اس نے اسے مخاطب کیا وہ حیران ہوا۔

کیوں اس نے پوچھا؟

یونہی ملنے وہ پراسرار انداز میں مسکرایا۔

اویس کون ہے لالا نے پوچھا۔

وہ فہام کا ایک جاننے والا ہے اچھا لگا مجھے تب ملنا چاہا حمزہ نے بتایا۔

چلو جاؤ تو دھیان سے جانا انہوں نے گویا اجازت دی۔

www.novelsclubb.com

فہام اسے گھورتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

ویسے مجھے لگتا ہے تم نے نروس بریک ڈاؤن کا بہانہ کیا تھا ایکدم ٹھیک کیسے ہو گئے معجزانہ طور پر فہام نے مشکوک انداز میں کہا۔

یہ معجزہ محبت میں ہو جاتا ہے میرے یار اس نے خوبصورت انداز میں کہا مجھے جب بھی کوئی تکلیف ہوتی ہے تو کنیز فاطمہ کی محبت اس تکلیف کا مرہم بن جاتی ہے وہ میرے زخموں پر مرہم اس انداز میں رکھتی

ہے کہ وہ مندمل ہونے میں لمحہ لگاتے ہیں تم کیا جانو محرم کی محبت کیا ہوتی ہے آخر پہ اس نے شرارتاً کہا۔

ویسے اطلاعاً عرض ہے کہ ہم بھی ایک عدد محرم ہونے کا شرف رکھتے ہیں فہام نے ہنس کر کہا۔

ویسے جانا کہاں ہے اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

ایش سے ملنے حمزہ نے سیٹ پر سر ٹکاتے ہوئے کہا۔

واٹ ؟؟؟

فہام کو چار سو چالیس وولٹ کا کرنٹ لگا تم پاگل تو نہیں ہو گئے کیا؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یار اس نے بلایا ہے وہ مسکرایا۔

تم۔۔۔ تم کتے کی دم ہو جو سو سال نلکی میں رہے پھر بھی ٹیڑھی رہتی ہے اس کی وجہ سے تم مرتے مرتے بچے پھر اس کے پاس جا رہے ہو فہام کو بے انتہا غصہ آیا جاؤ مرو تم میں نہیں جا رہا تمہارے ساتھ اب جب سب حقیقت کا تمہیں پتہ چل گیا کہ وہ محض۔۔۔۔۔۔

میں آج ہر حقیقت واضح کرنا چاہتا ہوں بس۔اس نے سنجیدگی سے کہا۔

چند لمحوں میں وہ اس کے گھر میں تھے۔

آنٹی میں ایش سے اکیلے میں ملنا چاہتا ہوں اس نے واضح طور پر ان کو جانے کا اشارہ کیا آجائیں ہم باہر چلتے ہیں انہوں نے حمزہ سے کہا۔نہیں اس کو رہنے دیں حمزہ نے کہا وہ ایک لمحے کو رکیں مگر پھر چل دیں۔

ایش تمہاراا ایکسیڈنٹ کیسے ہوا تھا حمزہ نے سنجیدگی سے اس کے بیڈ کے قریب جا کر پوچھا۔

وہ۔۔۔وہ میرا روڈ ایکسیڈنٹ تھا وہ اداسی سے بولی۔

اگلے ہی لمحے حمزہ نے کھینچ کر اس کے اوپر سے چادر ہٹائی جہاں اس کی سلامت ٹانگیں حمزہ کا منہ چڑا رہیں تھیں۔

وہ بھونچکی رہ گئی۔

کیوں کیا ایش تم نے ایسا وہ تھکے تھکے انداز میں بولا فہام نے حمزہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔

وہ یوں اٹھ کھڑی ہوئی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تمہیں یاد ہے حمزہ تم نے میرا بڑھا ہوا ہاتھ یہ کہہ کر نظر انداز کر دیا تھا کہ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا اسی وقت میں نے دل میں ارادہ کر لیا تھا کہ تم سے اس بے عزتی کا بدلہ ضرور لوں گی وہ میں نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شادی سے انکار کی صورت میں لے لیا تھا مگر جب مجھے معلوم ہوا کہ تم دوبارہ سے ٹھیک ہوگ ئے ہو تو میں نے یہ ڈرامہ کیا اچھا ہوا تمہیں پتہ چل گیا ہے اب جان چھوڑو میری وہ نخوت سے گویا ہوئی۔

حمزہ کو لگا تھا وہ شرمندہ ہوگی یا معافی مانگے گی وہ طیش میں اٹھا اور ایک زناٹے دار تھپڑ اس کے منہ پر مار کر بولا الحمدُ للہ میری بیوی ایک پاکیزہ عورت ہے اور بے شک اللہ بہتر کے بدلے بہترین دیتا ہے۔

اتنا کہہ کر اس نے ہکا بکا کھڑے فہام کا ہاتھ تھاما اور تیزی سے باہر نکل گیا اس کے جاتے ہے ایش کو ہوش آیا
اور وہ تیزی سے اس کے پیچھے لپکی۔

****

پانچ سال بعد۔

آج حورین اور شرجیل کی شادی تھی۔

یار فہام مجھے کہیں ملے اویس تو میں اس کا شکریہ ادا کروں حمزہ نے کہا۔

****

پانچ سال پہلے۔

یہ ایک ابھرتا ہوا اداکار ہے اویس نام ہے اس کا۔

فہام نے تعارف کروایا اور دونوں نے مصافحہ کیا۔

چند دن پہلے عائشہ نامی ایک لڑکی آئی تھی میرے پاس اس نے مجھے ایک ڈاکٹر کا رول پلے کرنے کی بھاری رقم دی تھی یوں اس نے ان کو حقیقت سے آگاہ کیا اور ثبوت کے طور پر وہ ویڈیو بھی دکھائی جس میں وہ یہ سودا بازی کر رہی تھی۔

****

پاپا حمزہ کا بیٹا بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا پاپا گل رعنا میرے ساتھ نہیں کھیل رہی وہ سنی کے ساتھ کھیل رہی ہے چار سالہ روحان نے حمزہ کو بتایا۔

فہام دیکھ لو اپنی بیٹی کو حمزہ نے اسے شکایت لگائی۔

بڑے ابو وہ میری بات نہیں سن رہی روحان نے اس کا چہرہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اپنی جانب کیا۔

گل رعنا فہام نے اسے بلایا وہ تیزی سے اس کے پاس آئی جی بابا۔

بیٹا آپ روحان کی بات کیوں نہیں سن رہی سنی کے ساتھ کیوں کھیل رہی ہو اس کو چھوڑ کر۔

فہام نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا۔

بابا یہ بھی مجھے چھوڑ کر عریشہ کے ساتھ کھیل رہا تھا اس نے انکشاف کیا۔

اچھا اب جاؤ کھیلو جا کے دونوں حمزہ نے ان کو وہاں سے بھگایا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چند لمحے خاموش رہنے کے بعد فہام بولا ویسے ایش ڈرامہ کرتے کرتے سچ میں معذور ہو گئی ہے افسوس ہوا۔

اس روز وہ تیزی سے گاڑی لے کر ان کے پیچھے گئی اور تیز رفتاری میں ایکسیڈنٹ کے باعث اپنی دونوں ٹانگیں تڑوا بیٹھی۔

حمزہ کو کنیز فاطمہ سے عشق ہو گیا تھا وہ جتنی خوبصورت بیوی تھی اس سے کئی گنا اچھی ماں تھی وہ گل رعنا کو پینٹس نہیں پہناتی تھی اور اس کے وجود کو ڈھکے رکھتی تھی کہ وہ فاطمہ بنت محمد ﷺ کے نقش قدم پر چلے۔

****

www.novelsclubb.com